اسانید صدر الافاضل اردو

ثبت النعیمی عربی



از افادات

صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی تغمدہ اللہ الہادی

ترجمہ وترتیب

محمد ذو الفقار خان نعیمی ککرالوی

نوری دار الافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور

باھتمام

حضرت العلام محمد یامین نعیمی اشرفی مہتمم جامعہ نعیمیہ مرادآباد

صدر الافاضل اردو ثبت النعیمی عربی

محمد ذو الفقار خان نعیمی ککرالوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسانید صدرالافاضل

-:از افادات:-

صدرالافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی تغمدہ اللہ الھادی

-: ترجمہ وترتیب :-

محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلّہ علی خاں کاشی پور

تفصیلات

کتاب : ثبت نعیمی

ترجمہ : اسانید صدرالافاضل

غرض وغایت : تحفظ وترویج اُثاثۂ علمائے اہل سنت و جماعت

اِفادات : صدرالافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمہ اللہ

مترجم ومرتب : محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی بدایونی.

: نوری دارالافتاء مدینہ مسجد

: محلّہ علی خاں کاشی پور، اتراکھنڈ، انڈیا

صفحات : ایک سوبیس (۱۲۰)

اشاعت : ۲۰۱۳ء - ۱۴۳۴ھ

شرف انتساب

شیخ الکل حضرت علامہ مولانا محمد گل

کابلی جلال آبادی تغمدہ اللہ الہادی

کے نام

جن کی نگاہ کرم نے صدرالافاضل کو

ثریا کی بلندیوں پر

پہنچادیا

-: خاکپائے علمائے اہلسنت :-

محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

فہرست کتاب

کتب تفاسیر

کتب احادیث کی سند نعیمی

کتب سیرت وشمائل کی سند نعیمی

کتب بلاغت معانی وبیان

کتب تصوف وسلوک

کتب نحو ولغات

کتب اوراد واذکار لشیخ ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی

مسلسلات

صدرالافاضل کی سند خلافت

تقدیم

سند کی کیا اہمیت وافادیت ہے یہ بات ذی علم حضرات پر مخفی نہیں ۔امام مسلم نے اپنی مشہور تصنیف لطیف مسلم شریف کے حاشیہ میں الاسناد من الدین کے عنوان سے مستقل باب قائم فرمایا ہے جس سے سند کی اہمیت واضح ہوتی ہے آپ نے اس باب کے تحت ابن سیرین علیہ الرحمہ کا یہ قول نقل فرمایا ہے

ان هذاالعلم دين فانظروا عمن تاخذون دينكم

نیز عبداللہ ابن مبارک کے حوالہ سے فرمایا کہ انہوں نے فرمایا

الإسنادمن الدين ولولاالإسنادلقال من شاء ماشاء(۱)

علاوہ ازیں امام طحطاوی نے فرمایا

الذی لاسندله كالدعي الذی لاأب له(۲)

لہٰذا سند کی اسی اہمیت وحیثیت کے پیش نظر صدرالافاضل فخر الاماثل مفسر قرآن استاد العلماء حضرت علامہ مفتی سید محمد نعیم الدین علیہ الرحمہ نے اپنے استاد گرامی وقار شیخ الکل مولانا محمد گل خاں کابلی جلالی علیہ الرحمہ سے عرب کے جید علماء کی اسانید ومرویات کو حاصل کر کے اسے عربی زبان میں ترتیب دے کر ''الکتاب المستطاب المحتوی علی الاسانید الصحیحہ'' المعروف بہ ''ثبت نعیمی'' سے موسوم کر کے کتابی شکل میں اپنے دور ہی میں شائع فرمایا بلکہ اپنے مخصوص تلامذہ کو عطا بھی فرمایا۔

---

(۱) مسلم شریف ج۱،ص۱۱،۱۲

(۲) ثبت نعیمی،ص۲

یہاں یہ بات بے محل نہ ہوگی کہ اس کتاب میں صدرالافاضل نے جن اسانید کو نقل کیا ہے اس کی روشنی میں بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ صدرالافاضل اپنی ان اسانید کی بنیاد پر اپنے ہمعصر علماء میں ممتاز ومنفرد نظر آتے ہیں آپ کا سلسلۂ سند حضور شیخ الکل کے توسط سے عرب کے جید علماء سے مربوط ہے خصوصاً علم کے مینار میدان فقہ وحدیث وتفسیر کے علمبردار علامہ طحطاوی وعلامہ شرقاوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم تک متصل ہے۔

لیکن افسوس کہ آپ کے اس مجموعۂ اسانید کا ذکر ہندوستان میں شاذ ونادر ہی ملتا ہے۔

اس مجموعہ کے نادر ونایاب ہونے کی وجہ سے اس تک رسائی بھی ممکن نہ تھی ہند میں ایک دو بزرگ کے پاس ہے میں نے کوشش کی عریضہ پیش کیا مگر وعدۂ فردا اور مصروفیت کے عذر کے علاوہ کچھ ہاتھ نہیں لگا پھر احقر نے حضرت علامہ سید وجاہت رسول صاحب قبلہ مدیر ماہنامہ معارف رضا اور صدر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (پاکستان) کی بارگاہ میں اس مجموعہ سے متعلق عرض کیا، حضرت نے فرمایا کہ صاحبزادہ مولانا محمد محبّ اللہ نوری صاحب کے پاس ہے کیوں کہ ان کے والد گرامی فقیہ اعظم حضرت علامہ نور اللہ نعیمی علیہ الرحمہ صدرالافاضل کے تلامذہ میں سے تھے اس لئے ان کو وہ مجموعۂ اسانید حضرت نے مہر ودستخط سے مزین فرما کے عطا فرمایا تھا خیر حضرت نے صاحبزادہ گرامی وقار سے وہ مجموعہ لے کر مجھ احقر کو عنایت فرمایا احقر نے اس کتاب کی زیارت کی، نہایت سرور حاصل ہوا اور ذہن میں فوراً اس پر کام کرنے کا ایک خاکہ تیار ہو گیا، احقر کمربستہ ہو کر اس پر کام کرنے لگا چونکہ معاملہ اسانید کا تھا کوئی عام کتاب ہوتی تو اتنی پریشانی نہیں ہوتی جتنی پریشانی کسی سند پر کام کرنے میں ہوتی ہے۔

خیر سے حضرت صاحبزادہ گرامی حضرت علامہ محمد محبّ اللہ نوری صاحب مدیر ماہنامہ نور الحبیب و مہتمم دار العلوم حنفیہ فریدیہ (بصیر پور پاکستان) سے رابطہ ہو گیا اس سلسلے میں جن کتب اسانید کی مجھے ضرورت پڑھی حضرت نے مجھے عطا فرمائیں میں نے اس پر اپنی وسعت بھر کام کیا جہاں راویوں کے اسماء حذف تھے یا اسماء میں تقدم و تاخر تھا میں نے اس کی مکمل تحقیق کر کے حاشیہ میں اس کا ذکر کر دیا اور کہیں کتابت کی غلطیاں تھیں حاشیہ میں اس کی طرف بھی اشارہ کر دیا نیز تصویب بھی کر دی، بعدہٗ حضرت علامہ محمد محبّ اللہ نوری صاحب قبلہ کو تصحیح و نظر ثانی کے لئے پیش کی حضرت نے اس کو خود بالاستیعاب دیکھا نیز حضرت علامہ عبد الحق انصاری صاحب قبلہ کو بھی نظر ثانی کے لیے سونپ دیا دونوں حضرات نے اس کو دیکھا اور جہاں مناسب جانا نشاندہی فرمائی اور پھر مجھے عنایت فرما دی میں نے اس پر مقدمہ لکھ کر حضرت گرامی وقار علامہ محمد یامین صاحب قبلہ مہتمم جامعہ نعیمیہ مراد آباد کو بغرض اشاعت پیش کر دی حضرت نے اسے طباعت کے لئے اپنے مکتبہ نعیمیہ میں ارسال فرما دیا اور مجھ سے فرمایا" یہ کتاب عربی میں ہے اگر اردو میں بھی ہو جاتی تو بہت اچھا ہوتا۔"میں نے حکم کی تعمیل کی اور اس عربی مجموعۂ اسانید کا اردو ترجمہ کر دیا البتہ جو تحقیق میں نے عربی کتاب میں کی تھی اسی کے مطابق میں نے یہاں اسانید جمع کی ہیں اور ترتیب میں تبدیلی بھی کر دی ہے۔

صدر الافاضل کی اصل سند میں علامہ طحطاوی و شرقاوی کے اسماء سے سند آغاز کیا گیا تھا میں نے اس کتاب میں حصول برکت کے لئے صدر الافاضل سے علامہ طحطاوی و شرقاوی تک مشائخ کے اسماء کا اندراج بھی کر دیا ہے۔

الحاصل احقر نے حتی الامکان تصحیح کی کوشش کی ہے لیکن اس کے باوجود بھی

نہیں کہہ سکتا کہ اس میں خامیاں نہ ہوں گی غلطیوں کا صد فی صد امکان ہے اسی لئے قارئین سے مؤدبانہ عرض ہے کہ اگر کہیں کوئی خامی نظر آئے تو براہ کرم میری اصلاح فرمائیں۔

اب اخیر میں صدر الافاضل سے علامہ طحطاوی و علامہ شرقاوی تک مشائخ کے مختصر حالات قلمبند کئے جاتے ہیں قارئین مشائخ کے حالات ملاحظہ فرمائیں اور دروس عبرت اخذ کرنے کی کوشش کریں۔

اور یہ اندازہ لگائیں کہ ان عظیم شخصیات سے جس کا علمی رابطہ ہو اس کا علمی وقار کس معیار کا ہوگا اور ان سے سند کا اتصال کس درجہ اہمیت کا حامل ہوگا۔

ابتدا میں حضرت صدر الافاضل کا سوانحی خاکہ پیش کیا جا رہا ہے اور اس کے بعد مشائخ کرام کے حالات بالترتیب پیش ہوں گے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

☆☆☆☆☆

سوانح صدر الافاضل کا اجمالی خاکہ

اسم گرامی:

عرفی نام سید محمد نعیم الدین اور تاریخی نام غلام مصطفیٰ تجویز کیا گیا۔ اور شہرت "صدر الافاضل" کے لقب سے ہوئی۔

ولادت باسعادت:

۲۱ر صفر المظفر ۱۳۰۰ھ مطابق یکم جنوری ۱۸۸۳ء مبارک دن دوشنبہ کو آپ اس دنیا میں تشریف لائے۔

خاندان:

آپ کا تعلق خاندان سادات سے ہے آپ حسینی سید ہیں آپ کے اجداد ایران کے مشہور شہر "مشہد" کے رہنے والے تھے۔ حضرت اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمہ کے عہد حکومت میں ہندوستان تشریف لے آئے اور یہیں مستقل سکونت اختیار فرمائی۔

تعلیم:

چار سال کی عمر شریف میں رسم بسم اللہ ادا کی گئی اور آٹھ سال کی عمر شریف میں حفظ قرآن کی تکمیل ہوئی۔ فارسی کی ابتدائی کتابیں والد محترم سے پڑھیں۔ اور ملا حسن تک مولانا ابو الفضل فضل احمد علیہ الرحمہ سے اکتساب علم کیا بعدہٗ اپنے پیر و مرشد حضور شیخ الکل مولانا گل کی بارگاہ میں رہ کر درس نظامی

کی بقیہ تعلیم مکمل کی۔

دستار فضیلت و افتاء:

عمر شریف کی انیسویں سال میں آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ، منطق، فلسفہ، اقلیدس اور اس کے علاوہ علوم سے فراغت پائی اور پھر ایک سال فتوی نویسی و روایت کشی کی مشق فرمائی، اور عمر کے بیسویں سال یعنی ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۹۰۲ء کو مدرسہ امدادیہ میں حضور شیخ الکل کے متبرک ہاتھوں سے آپ کو دستار فضیلت و افتاء سے نوازا گیا۔

سلسلۂ سند:

آپ کا سلسلۂ سند مولانا گل علیہ الرحمہ کے توسط سے علامہ طحطاوی و شرقاوی وغیرہما عرب کے جید علماء سے مربوط ہے۔

بیعت و خلافت:

شیخ الکل مولانا گل سے آپ کو شرف ارادت حاصل ہے اور آپ ان کے خلیفہ و مجاز بھی ہیں نیز اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں اور حضور شیخ المشائخ اشرفی میاں علیہما الرحمہ سے بھی آپ کو شرف خلافت حاصل ہے۔

بحیثیت مدرس:

آپ اپنے دور کے بہترین مدرس تھے۔ ہند و پاک وغیرہ ممالک کے مشہور علماء جیسے حکیم الامت احمد یار خاں نعیمی، حضور مجاہد ملت، حضور حافظ ملت، حضور صدر العلماء، قاضی شمس الدین جونپوری مفتی اعظم کانپور، سید ابو الحسنات پاکستان، فقیہ اعظم حضرت علامہ نور اللہ نعیمی اور علامہ پیر محمد کرم شاہ ازہری وغیرہم آپ کے تلامذہ کی فہرست میں شامل ہیں۔

بحیثیت مفسر:

اردو مفسرین میں جو شہرت آپ کو حاصل ہوئی وہ کسی اور کو نہیں آپ کی تفسیر مسمّٰی بہ خزائن العرفان جو اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کنز الایمان کے ساتھ شائع ہوتی ہے دنیائے سنیت میں مقبولیت کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہے، فقیر کی نظر سے اس سے مختصر و جامع تفسیر اب تک منظر عام پر نہیں آئی ہے۔ گویا آپ نے سمندر کوزے میں سمو دیا ہے۔

فتویٰ نویسی:

آپ کا زیادہ تر وقت مناظرہ وغیرہ تبلیغی خدمات میں گزرتا تھا اس کے باوجود بھی آپ نے کثیر تعداد میں فتاویٰ تحریر فرمائے آپ کے فتاویٰ پر آپ کے پیر و مرشد حضور شیخ الکل وغیرہ معتبر شخصیات کی تصدیقات پائی جاتی ہیں۔ آپ کے کچھ فتاویٰ افکار صدر الافاضل ممبئی کے منتظمین کی کوششوں سے ''فتاویٰ صدر الافاضل'' کے نام سے منظر عام پر آچکے ہیں۔

بحیثیت مناظر:

مناظرہ میں آپ کو بے مثال مہارت حاصل تھی، آپ نے بڑے بڑے مناظرے فتح فرمائے۔ دیوبندی، غیر مقلد علماء اور بڑے بڑے مشہور پنڈتوں سے آپ نے مناظرے فرمائے۔ اور ہمیشہ اللہ نے آپ کو فتح عطا فرمائی۔ اعلیٰ حضرت آپ کو مناظروں کے لئے خصوصی طور پر بلاتے تھے۔

بحیثیت خطیب:

آپ میدان خطابت کے بہترین شہسوار تھے ہر چہار جانب آپ کی

خطابت کی دھوم مچی ہوئی تھی، عوام وخواص سب کے لئے آپ کی تقریر موثر ہوا کرتی تھی، تحریک شدھی کے دوران آگرہ کی جامع مسجد میں ہوئی آپ کی ایک تقریر سے متعلق حضور مفتی اعظم ہند فرماتے ہیں:

''ہمارے وفد کے بہترین رکن حضرت مولانا المحترم مولوی محمد نعیم الدین صاحب زیدت برکاتہ نے اسلام کی شان وشوکت اور موجودہ حالت زار پر دلگداز تقریر فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجمع ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہا تھا اور مسلمانوں کے دل اسلامی جوش سے لہریں مار رہے تھے۔''

تصانیف:

آپ نے متعدد مقالات ومضامین تحریر فرمائے اور گراں قدر علمی کتابیں یادگار چھوڑیں۔

ذیل میں چند کتابوں کے نام درج کئے جاتے ہیں

☆ تفسیر خزائن العرفان
☆ الکلمۃ العلیاء لاعلاء علم المصطفیٰ
☆ اطیب البیان رد تقویۃ الایمان
☆ فیضان رحمت بعد از دعاء برکت
☆ فرائد النور علی جرائد القبور
☆ التحقیقات لدفع التلبیسات
☆ آداب الاخیار فی تعظیم الاثار
☆ اسواط العذاب علی قوامع القباب
☆ القول السدید فی مسائل الختم ومعانقۃ العید

☆ مختصر الاصول المعروف بہ اصول حدیث
☆ الکتاب المستطاب المحتوی علی الاسانید الصحیحہ المعروف بہ ثبت نعیمی
☆ شرح شرح ماۃ عامل
☆ حاشیۃ میر ایساغوجی، غیر مطبوع

تحریکات میں اعلیٰ کارکردگی:

آپ کے دور مبارک میں اسلام کے خلاف جتنی تحریکوں نے جنم لیا قریب قریب آپ نے سبھی کے سدباب کے لئے کوششیں کیں تحریک شدھی تحریک خلافت تحریک ترک موالات تحریک گورکل کے سدباب کے لئے آپ نے جو قربانیاں پیش کیں اس کی مثال نہیں ملتی۔ بے شمار کافروں کو داخل اسلام کیا اور لاکھوں کے ایمان کو محفوظ کیا۔

آل انڈیا سنی کانفرنس:

آپ نے ۱۹۲۵ء میں حق کی حمایت اور باطل کی ریشہ دوانیوں کے سدباب کے لئے ایک تنظیم الجمعیۃ العالیۃ المرکزیۃ المعروف بہ آل انڈیا سنی کانفرنس کی بنیاد رکھی جس میں ہندو پاک کے مشاہیر علماء نے شمولیت اختیار فرمائی اور میدان عمل میں اتر کر باطل کا مقابلہ کیا اور فتح حاصل کی۔

بحیثیت شاعر:

آپ کو اللہ نے فن شاعری میں کمال عطا فرمایا تھا عربی فارسی اردو تینوں زبانوں میں آپ نے شاعری کی ہے آپ کی شاعری میں کمال کی چاشنی اور جدت وجاذبیت پائی جاتی ہے۔ آپ کی شاعری پر مشتمل کتاب بنام

''ریاض نعیم'' منظر عام پر آچکی ہے۔

زیارت حرمین شریفین:

آپ دوبار زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے پہلی بار ۱۹۳۶ء میں اور دوسری بار ۱۹۳۹ء میں۔ آپ نے وہاں بھی حقانیت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا، کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنا، بارگاہ نبوی میں ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا، اپنی جماعت الگ کرنا، نجدی امام کی اقتدا نہ کرنا وغیرہم شعائر اہلسنت پر آپ وہاں بھی عمل پیرا رہے۔

جامعہ نعیمیہ:

دبستان علم وحکمت مدرسہ انجمن اہلسنت المعروف بہ جامعہ نعیمیہ ہندو پاک کے مشہور مدارس میں امتیازی شان کا متحمل ہے۔ ماہ صفر ۱۳۲۹ھ مطابق ۱۶؍فروری ۱۹۱۱ء کو اس مدرسہ کا قیام عمل میں آیا اس کے ناظم آپ اور صدر حکیم حامی الدین خاں رئیس مراد آباد منتخب ہوئے۔ مدرسہ نے اول دن سے اب تک نہ جانے کتنے ہی نامور علماء ومشائخ کو جنم دیا۔ اور اب بھی یہ سلسلہ جاری ہے

سفر آخرت:

۱۹؍ذوالحجۃ المکرّمۃ ۱۳۶۷ھ مطابق ۲۳؍اکتوبر ۱۹۴۸ء کو رات ساڑھے بارہ بجے آپ اس دار فانی سے تشریف لے گئے۔

مزار پُر انوار:

ملک کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ نعیمیہ میں مسجد کی بائیں جانب آپ کا مزار شریف ہے۔

ابر رحمت تیرے مرقد پر گہر باری کرے
حشر میں شان کریمی ناز برداری کرے

شیخ الکل مولانا محمد گل علیہ الرحمہ

ولادت:

رہبر شریعت وطریقت استاد العلماء حضرت العلام مولانا مفتی الحاج شاہ محمد گل خاں صاحب قادری کابلی تیرھویں صدی ہجری کے وسط ۱۲۵۸ھ ۱۸۴۲ء میں ملک افغانستان کے مشہور شہر کابل میں پیدا ہوئے۔

تعلیم:

ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے آبائی وطن کابل ہی میں حاصل کی اور بقیہ تعلیم مولانا مشک عالم، مولانا نصر اللہ خاں غزنوی، مولانا فیض الحسن سہارنپوری سابق پروفیسر شعبہ عربی اورنٹیل کالج لاہور، شیخ محمد مکی کتبی خلوتی، سے حاصل کی اور حضرت شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی، اور مولانا عبدالعزیز امروہوی سے بھی آپ کو شرف تلمذ حاصل ہے۔

سلسلۂ اسناد:

مولانا مقتدانا خاتم المحققین سید محمد مکی کتبی خلوتی علیہ الرحمہ خطیب وامام ومدرس مسجد حرام، سے آپ کو شرف تلمذ کے ساتھ علم تفسیر، حدیث، فقہ، وغیرہ علوم اسلامیہ کے علاوہ اورادووظائف، مسلسلات اور کلمہ طیبہ کی سند واجازت بھی حاصل ہے اور بعید نہیں کہ شیخ سید احمد بن زینی

دحلان مکی سے بھی آپ کو سند واجازت حاصل ہو۔

ہندوستان آمد:

۱۸۶۸ء یا ۱۸۷۵ء میں ہند کے صوبہ اترپردیش کے مشہور شہر مرادآباد میں تشریف لائے اور یہیں مستقل سکونت اختیار فرمائی۔

درس وتدریس:

مرادآباد میں حاجی امداد العلی سی ایس آئی ڈپٹی کلکٹر مرادآباد کے قائم کردہ مدرسہ امدادیہ میں ۱۸۸۱ء سے تدریسی خدمات کا آغاز فرمایا اور تا حیات اسی مدرسہ سے وابستہ رہے آپ کی تدریسی خدمات کو سراہتے ہوئے علامہ فضل حق خیرآبادی کے صاحبزادے علامہ عبدالحق خیرآبادی فرماتے ہیں ''مولانا محمد گل خاں صاحب جو مدرسہ کے مہتمم ہیں طلباء کی تعلیم وتربیت توجہ وتندہی سے کررہے ہیں اگر مولانا موصوف اسی طرح محنت کرتے رہے تو امید ہے کہ تھوڑی مدت میں اس مدرسہ کے طلباء تمام علوم وفنون میں ماہر ہو کر نکلیں گے''

تصانیف:

درس وتدریس اور دیگر گوناگوں مصروفیات، نیز امراض شدیدہ میں گرفتار ہونے کے باوجود آپ نے مختلف موضوعات پر درج ذیل یادگار تصانیف قوم کو عطا فرمائیں۔

☆ ذخیرۃ العقبیٰ فی استحباب میلادمصطفی

☆ اثبات المعقول بالمنقول علی رغم الف کل ظلوم وجهول

☆ لؤلؤ المنثور فی مدح والی رام فور

☆ دعائے برکت بر طعام ضیافت، دعائے اموات بوقت جمعرات

☆ براھین بینه بر اثبات نذور معینه

تلامذہ:

حضور صدر الافاضل علیہ الرحمہ کے علاوہ بے شمار علماء وفضلاء نے آپ کی بارگاہ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔

کرامات:

آپ بحر ولایت کے غواص، حقیقت کے اسرار ورموز کے ماہر کشاف، صاحب کرامات بزرگ تھے۔ آپ کی بیشمار کرامات ہیں ہم یہاں ایک کرامت پر اکتفا کرتے ہیں۔

ایک دفعہ حضور صدر الافاضل علیہ الرحمہ آپ کی بارگاہ سے علمی اکتساب فرمارہے تھے رات کا کافی حصہ گزر چکا تھا بارش ہو رہی تھی آپ نے عرض کیا حضور مجھے گھر جانا ہے اور بارش ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی ہے شیخ الکل نے اپنے سعادت مند تلمیذ وعلمی وارث سے فرمایا قریب آؤ آپ قریب ہوئے تو شیخ الکل نے آپ کے سر پر اپنا مقدس ہاتھ رکھا اور فرمایا چلے جاؤ بارش کا کوئی قطرہ بھی جسم پر نہیں گرے گا خود حضور صدر الافاضل فرماتے ہیں خدا کی قسم جب گھر پہنچا تو بارش کا ایک چھینٹا بھی میرے اوپر نہ گرا تھا میں حیرت واستعجاب میں پڑ گیا۔

رحلت:

ماہ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۹۱۲ء ۱۰/ مارچ سے ۲۳/ مارچ کی درمیانی تاریخ میں آپ اس دار فانی سے کوچ فرماگئے۔ اللہ آپ کے درجات کو بلندی عطا فرمائے۔ آمین

آپ کا مزار پُر انوار ''مرادآباد'' کی مشہور قلعہ والی مسجد میں آج بھی مرجع ہر خاص وعام ہے۔

ربیع الاول شریف کے مقدس مہینے میں آپ کا عرس شریف بڑے ہی تزک واحتشام سے منایا جاتا ہے۔

حضرت شیخ سید محمد مکی کتبی

ولادت باسعادت:

شیخ سید محمد مکی کتبی بن سید محمد بن صالح کتبی بن محمد بن حسین کتبی ۱۲۸۰ھ مطابق ۱۸۶۳ء مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ اور اسی سال آپ کے عظیم المرتبت دادا سید محمد بن حسین کتبی علیہ الرحمہ نے وصال فرمایا آپ کے دادا محترم اور والد گرامی کا ذکر آگے آرہا ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ مسجد حرم کے مدرس، جماعت مالکی کے مفتی اور مصنف کتب عدیدہ حضرت علامہ سید احمد بن رمضان مرزوقی حسنی کی بیٹی تھیں۔

تعلیم:

آپ نے والد محترم کے زیر تربیت حفظ قرآن کی تکمیل فرمائی اور دیگر علوم وفنون کی تحصیل کی۔ والد گرامی کے علاوہ دیگر علماء خصوصاً مفتی شافعیہ حضرت العلام سید احمد بن زینی دحلان مکی مدنی اور سید ابوالمحاسن محمد بن خلیل قاوقجی ازہری سے بھی علوم اخذ فرمائے۔

امامت وتدریس:

جب آپ کی عمر شریف ۱۵ برس ہوئی تو آپ کے والد ماجد آپ کو صدمہ مفارقت دے گئے بعدہٗ آپ مسجد حرم کے امام وخطیب مقرر ہوئے نیز مسجد حرم کی مسند تدریس بھی آپ کے سپرد کی گئی۔

بیعت وخلافت:

آپ کو سلسلہ خلوتیہ میں والد گرامی اور سلسلہ قادریہ میں شیخ حضرت مصطفیٰ افندی بن علی مرعشی علیہما الرحمہ سے شرف بیعت واجازت وخلافت حاصل ہے اور آپ نے شیخ الکل مولانا محمد گل کو سلسلہ قادریہ کی اجازت وخلافت مرحمت فرمائی۔ اور انہوں نے حضور صدر الافاضل کو، صدر الافاضل نے اپنی کتاب مستطاب ثبت نعیمی میں اس خلافت نامہ کو درج فرمایا ہے جس کا ذکر اس کے مقام پر بیان کیا جائے گا۔

تلامذہ:

شیخ الکل مولانا محمد گل کے علاوہ بہت سے نامور علماء کو آپ نے شرف تلمذ سے نوازا۔ شیخ الکل کو تمام اسانید ومرویات کی اجازت بھی آپ نے مرحمت

فرمائی، اور انہوں نے اپنے تلمیذ خاص حضرت العلام سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کو تمام اسانید ومرویات کی اجازت عطا فرمائی۔

وفات: آپ ایک سال مستقل مرض شدید میں مبتلا رہ کر ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۵ء کو دار نعیم کی جانب کوچ فرماگئے مکہ مکرمہ کے مشہور قبرستان المعلی میں آپ کی قبر ہے جو آج بھی زائرین کو مستفیض کر رہی ہے۔(۱)

شیخ سید محمد صالح بن محمد کتبی

پیدائش:

آپ ۱۲۴۵ھ؍۱۸۳۰ء میں مصر کی سرزمین پر تولد ہوئے دس سال کی عمر میں والد محترم سید محمد بن حسین کتبی کے ساتھ مکہ مکرمہ ہجرت فرمائی۔

تعلیم وتربیت:

مسجد حرم میں والد محترم کی بارگاہ میں رہ کر علوم ظاہری وباطنی کی تحصیل فرمائی۔ نیز حضرت علامہ سید عبداللہ بن محمد کوچک بخاری علیہ الرحمہ سے بھی آپ کو شرف تلمذ حاصل ہے۔ کوچک بخاری سے آپ نے بخاری شریف وغیرہ کتب حدیث پڑھیں۔

منصب امامت:

علوم مروجہ کی تکمیل کے بعد آپ مسجد حرم میں منصب امامت پر فائز ہوئے

(۱) مکہ مکرمہ کے کتبی علماء ص۳۵ تا ۳۸ ملخصا

ساتھ ہی ساتھ والد محترم کے معاون بن کر علمی ودینی خدمات میں مصروف ہوگئے۔ والد محترم کے وصال کے بعد مسجد حرم ہی میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔

تصنیفات:

آپ نے قلمی میدان میں بھی طبع آزمائی فرمائی والد محترم کے بے ترتیب فتووں کو مرتب کر کے کتابی شکل میں شائع کرانے کے علاوہ درج ذیل کتابیں تصنیف فرمائیں۔

☆ حاشیہ علی تفسیر ابی السعود الرومی

☆ حاشیہ علی شرح ابن الشحنہ

☆ حاشیہ علی ملا مسکین علی الکنز

وصال:

اپنی تمام زندگی خدمت دین میں صرف فرما کر رجب المرجب کے مقدس مہینہ ۱۲۹۵ھ؍۱۸۷۸ء طائف کی سرزمین پر آپ کا وصال ہوا۔

آپ کا مزار سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پُرانوار سے متصل ہے۔(۱)

اللہ تعالیٰ آپ کے مزار کو منور فرمائے۔ آمین

(۱) مکہ مکرمہ کے کتبی علماء ص۳۲ تا ۳۵

شیخ سید محمد بن حسین کتبی

ولادت:

مسجد حرم کے خطیب وامام ومدرس، مفتی احناف مکہ مکرمہ استاذ شیخ الکل مولانا محمد گل شیخ سید محمد بن حسین کتبی علیہ الرحمہ نے ۱۲۰۲ھ مطابق ۱۷۸۸ء میں ملک مصر کو اپنے وجود مسعود سے مشرف فرمایا۔

تعلیم وتربیت:

ابتدائی تعلیم کی تکمیل کے بعد آپ دنیا کے عظیم ادارہ جامعہ ازہر شریف میں حصول تعلیم کے لئے داخل ہوگئے۔ تحصیل علوم میں خود اپنی محنت وجانفشانی اور اساتذہ کی توجہات سے آپ نے بہت جلد ہی علوم مروجہ کی تکمیل فرمالی۔

اساتذہ:

آپ نے درج ذیل اساتذہ کی بارگاہ سے استفادہ فرمایا۔

(۱) شیخ سید احمد بن محمد اسماعیل طحطاوی حنفی حاشیہ علی الدر مختار، حاشیہ علی شرح مراقی الفلاح وغیرہ دیگر کتب معتبرہ مشہورہ کے مصنف۔

(۲) شیخ حسن بن درویش قویسنی شافعی متوفی ۱۲۵۴ھ / ۱۸۳۸ء۔ ۱۲۵۰ھ سے ۱۲۵۴ھ پانچ سال تک جامعہ ازہر مصر کے شیخ الازہر (وائس چانسلر) رہے۔

(۳) شیخ محمد بن احمد بن عرفہ دسوقی مالکی متوفی ۱۲۳۰ھ ۱۸۱۵ء، آپ جامعہ ازہر کے ممتاز مدرسین میں سے تھے۔

محلی شرح قصیدہ بردہ کے محشی اور دیگر تصنیفات کے مصنف تھے۔

(۴) شیخ محمد بن شافعی فضالی شافعی متوفی ۱۲۳۶ھ ۱۸۲۰ء

(۵) شیخ محمد بن محمد سنباوی ازہری المعروف بہ امیر کبیر متوفی ۱۲۲۳ھ ۱۸۱۷ء۔ شیخ سید محمد بن حسین کتبی نے آپ سے علوم حدیث کی تحصیل فرمائی اور آپ ہی سے دلائل الخیرات کی اجازت وسند حاصل کی آپ نے ابن ہشام کی مغنی اللبیب پر حاشیہ نگاری فرمائی اور بہت سی کتب مہمہ یادگار چھوڑیں۔

(۶) شیخ محمد بن محمد سنباوی المعروف بہ امیر صغیر آپ امیر کبیر علیہ الرحمہ کے صاحبزادے اور مصر کے مشاہیر مالکی فقہاء میں سے تھے آپ نے بھی کئی کتب یادگار چھوڑیں۔

(۷) شیخ محمد.....صالح البانی حنفی۔

شرف بیعت وخلافت:

محشی تفسیر جلالین عارف باللہ حضرت العلام شیخ احمد بن محمد صاوی مالکی علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں رہ کر آپ نے منازل سلوک طے کیے اور انہیں کے دست حق پرست پر شرف بیعت حاصل کیا علامہ صاوی نے آپ کو سلسلہ خلوتیہ میں داخل

فرما کر اجازت وخلافت سے نوازا۔

تدریسی خدمات:

جامعہ ازہر شریف میں آپ نے تدریسی خدمات انجام دیے، اساتذہ میں آپ کو نمایاں مقام حاصل تھا طلباء علوم دینیہ نے آپ کی بارگاہ سے مکمل استفادہ واستفاضہ کیا اور آپ نے بھی تشنگان علوم نبویہ کی سیرابی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور ان پر خوب خوب فیض افشانی فرمائی۔

حج وزیارت شریفین:

۱۲۵۵ھ یا ۱۲۵۸ھ میں آپ مصر سے تمام افراد خانہ کے ساتھ حج کعبہ وزیارت حرمین شریفین کے لئے روانہ ہوئے اور حج وغیرہ سے فراغت کے بعد آپ وہیں مستقل قیام کے ارادہ سے سکونت پذیر ہو گئے اور حکومت کی جانب سے مستقل اقامت کی اجازت حاصل کرنے کے لئے دار الخلافہ استنبول ایک درخواست ارسال فرمائی حکومت نے آپ کی درخواست کی وصولیابی پر آپ کو مکہ معظّمہ میں مستقل سکونت کی اجازت دیدی۔

بحیثیت مفتی احناف:

مکہ مکرمہ میں مکمل اقامت وسکونت کی اجازت مل جانے کے بعد آپ نے پھر علمی خدمات کی جانب رجوع فرمایا۔ اور مسجد حرم ہی میں تدریسی خدمات انجام دینے لگے اور کچھ ہی مدت کے بعد آپ مفتی احناف کے منصب جلیل القدر پر فائز ہو گئے۔ مفتی احناف مکہ مکرمہ کی حیثیت ملک عرب کی حنفی جماعت کے مفتی اعظم کی ہوتی تھی۔ گویا آپ ملک عرب کی حنفی جماعت کے مفتی اعظم

تھے۔ آپ نے قریب نو سال وقت وصال تک اس عہدۂ جلیلہ پر تعینات رہ کر خدمت دین فرمائی۔

تصنیف وتالیف:

مفتی احناف کے منصب کی ذمہ داریوں، مریدین ومستفیدین کی تربیت، عبادت وریاضت، گھریلو معاملات وغیرہ گوناگوں مصروفیات کے باوجود تصنیف وتالیف کے لئے بھی آپ نے وقت نکالا اور درج ذیل تصانیف بطور یادگار چھوڑیں۔

☆ اجازۃ (مخطوطہ مخزونہ مکتبہ حرم مکی)
☆ حاشیہ علی کتاب الوقف من البحر
☆ حاشیہ علی شرح العینی علی الکنز
☆ خاتمہ علی کتاب شرح الدرر
☆ شرح علی نظم الکنز
☆ فتاویٰ

تلامذہ:

آپ کی بارگاہ سے یوں تو بیشمار طالبان علوم نبویہ نے استفادہ کیا لیکن ذیل میں صرف چند تلامذہ کے اسماء درج کئے جاتے ہیں۔

☆ حضرت العلام سید احمد زینی دحلان مکی متوفی ۱۳۰۴ھ ۱۸۸۶ء
☆ حضرت العلام سید محمد علاء الدین بن محمد امین عابدین شامی متوفی ۱۳۰۶ھ ۱۸۸۹ء۔

☆ حضرت العلام شیخ محمد بن علی کنانی شافعی متوفی ۱۳۰۸ھ ۱۸۹۱ء۔
☆ حافظ العصر شیخ محمد ناصر الدین ابو النصر بن عبد القادر خطیب متوفی ۱۳۲۴ھ ۱۹۰۶ء۔

سفر آخرت:

آپ نے مکمل زندگی خدمت دین میں گزار کر اور ہزاروں علمی ورثاء چھوڑ کر ۲ جمادی الآخر ۱۲۸۰ھ مطابق ۱۸۶۳ء میں دنیا سے کوچ فرمایا آپ کا مزار المعلی قبرستان میں ہے۔

اللہ آپ کے مزار پر رحمت ونور کی برسات فرمائے۔ (آمین) [مکہ مکرمہ کے کتبی علماء ص ۱۰ تا ۳۲]

امام احمد بن محمد صاوی علیہ الرحمہ

ولادت:

علامہ احمد بن محمد الصاوی المالکی الخلوتی المصر علیہ الرحمہ ۱۱۷۵ھ مطابق ۱۷۶۱ء میں مصر میں دریائے نیل کے کنارے قصبہ "صاء الحجر" میں پیدا ہوئے۔

تعلیم:

آپ نے اپنے عصر کے اکابر ومشاہیر علما کی بارگاہ سے تحصیل علم فرمایا اور تفسیر، حدیث فقہ وغیرہ علوم میں مہارت تامہ حاصل فرمائی۔

اساتذہ:

شیخ محمد بن سالم حفناوی شافعی خلوتی مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
شیخ علی بن احمد بن مکرم صعیدی عدوی مصری
شیخ حامد محمد بن محمد بن احمد بدیری، حسینی دمیاطی اشعری شافعی
شیخ سلیمان بن عمر بن منصور العجیلی الشافعی جو کہ جمل کے نام سے مشہور ہیں

بیعت:

تصوف کے مشہور سلسلۂ خلوتیہ میں حضرت شیخ ابو البرکات احمد بن محمد بن احمد العدوی المالکی الخلوتی الازھری رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر آپ نے بیعت فرمائی۔

تصانیف:

امام صاوی رحمۃ اللہ علیہ نے درج ذیل کتب تصنیف فرمائیں

(۱) حاشیہ تفسیر جلالین
(۲) الاسرار الربانیہ والقبوضات الرحمانیۃ علی الصلوٰت الدردیریۃ .
(۳) بلغۃ السالک لاقرب المسالک فی فروع الفقہ المالکی .
(۴) حاشیۃ علی انوار التنزیل للبیضاوی.
(۵) حاشیۃ علی الخریدۃ البھیۃ الدردیر فی الکلام .
(۶) حاشیۃ علی جوھرۃ التوحید للقانی .

(۷) حاشیۃ علی شرح الدردیر علی رسالۃ فی علم البیان المسماۃ تحفۃ الاخوان .
(۸) الفوائد السنیۃ شرح الھمزیۃ للامام بوصیری .

مناقب:

آپ کے مناقب پر مشتمل شیخ یوسف نبہانی علیہ الرحمہ کا جامع ومانع فرمان ملاحظہ ہو فرماتے ہیں کہ ”علامہ شیخ احمد صاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس بات کے محتاج نہیں کہ ان کی ولایت وفضیلت کے لیے ان کی کرامات نقل کی جائیں، تمام مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ آپ علمائے عاملین اور ہدایت یافتہ وہادی آئمہ علوم کے قائد اور کامل وعارف اولیاء اللہ کے شیخ تھے“۔

وصال:

۱۲۴۱ھ مطابق ۱۸۲۵ء میں مدینہ منورہ میں آپ کی وفات ہوئی اور جنت البقیع میں تدفین عمل میں آئی۔

آپ کا مزار پُر انوار آج بھی مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔

علامہ طحطاوی کا آئینۂ حیات

ولادت:

فقیہ شہیر حضرت علامہ سید احمد بن محمد بن اسمٰعیل طحطاوی ایک روایت کے مطابق ۱۷۵۴ء میں مقام طحطا میں پیدا ہوئے۔

تحصیل علم:

والد محترم کی بارگاہ میں حفظ قرآن مکمل فرمایا نیز انہیں سے ابتدائی تعلیم بھی حاصل کی ۔اور اس کے بعد ۱۷۸۶ء میں مصر کی مشہور دینی درسگاہ جامعہ ازہر میں داخل ہو کر قابل ومشاہیر علماء سے اکتساب علم کیا اور وہیں سے فراغت پائی۔

مفتی اعظم مصر:

مصر میں سرکاری سطح پر حنفی مذہب رائج تھا اس لئے وہاں مفتی اعظم کے منصب جلیل پر حنفی علماء ہی تعینات کئے جاتے تھے اور علامہ طحطاوی چوں کہ مذہب حنفی کے مشہور علماء میں سے ایک تھے اسی لئے ۱۸۰۹ء میں آپ مصر کے مفتی اعظم مقرر ہوئے ۔لیکن دو ماہ کے بعد حاسدین ومخالفین کی چیرہ دستیوں کے سبب آپ اس منصب سے معزول کر دئے گئے ۔البتہ وقت نے ایک بار پھر کروٹ لی اور ۱۸۱۵ء میں دوبارہ آپ مفتی اعظم مقرر کئے گئے اور پھر تا حیات آپ اس عہدہ پر فائز رہے۔

تلامذہ:

آپ نے بے شمار مشاہیر تلامذہ چھوڑے ذیل میں چند اسماء درج کئے جاتے ہیں:

☆ علامہ سید محمد بن حسین کتبی
☆ علامہ سید محمد بن صالح البناء
☆ علامہ ابراہیم چلپی
☆ علامہ عثمان بن حسن دمیاطی

☆ علامہ احمد بن محمد تمیمی
☆ علامہ سید حسین بن سلیم دجانی
☆ شیخ عبد المولیٰ بن عبد اللہ مغربی

تصانیف:

آپ نے درج ذیل فقید المثال تصانیف یادگار چھوڑیں۔

☆ حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار چار جلدوں میں ہے۔
☆ حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح
☆ ثبت طحطاوی
☆ کشف الرین عن بیان المسح علی الجوربین

وفات:

۱۵؍رجب ۱۲۳۱ھ مطابق ۱۱؍جون ۱۸۱۶ء کو قاہرہ میں آپ کی وفات ہوئی اور قاہرہ ہی کے قرافہ نامی قبرستان میں آپ کی تدفین ہوئی۔

آج بھی آپ کا مزار مرجع خلائق بنا ہوا ہے، اللہ آپ کے مزار اقدس پر تا قیام قیامت نور کی بارش نازل فرمائے۔

علامہ شرقاوی کا سوانحی خاکہ

ولادت باسعادت:

شیخ شرقاوی ۱۱۵۰ھ ۱۷۳۷ء کو ملک مصر کے بلبیس شہر کے ایک چھوٹے سے گاؤں طویلہ میں پیدا ہوئے۔

تعلیم:

قرین نامی گاؤں میں ابتدائی تعلیم حاصل کی نیز حفظ قرآن کی تکمیل فرمائی۔ بعدہٗ حصول تعلیم کے ارادہ سے جامعہ ازہر شریف کی جانب رخ فرمایا اور جملہ علوم مروجہ وہیں رہ کر حاصل کئے۔

اساتذہ:

آپ نے اس دور کے نامور علماء ومشائخ سے اکتساب فیض کیا خصوصاً شیخ الازہر حضرت العلام محمد بن سالم حفنی کی بارگاہ سے علوم ظاہر و باطن اخذ فرمائے۔

بیعت وخلافت:

علامہ شرقاوی نے شیخ محمد بن سالم حفنی ہی سے شرف بیعت حاصل کیا شیخ نے سلسلہ خلوتیہ میں آپ کو داخل فرما کر اپنی تمام اسانید ومرویات کے علاوہ وظائف واوراد مخصوصہ کی سند واجازت مرحمت فرمائی۔ حضور صدر الافاضل نے ثبت نعیمی میں آپ کی اسانید ومرویات کو درج فرمایا ہے۔ علامہ شرقاوی نے شیخ محمد بن سالم بن حفنی کے خلیفہ خاص عارف باللہ شیخ طریقت حضرت العلام شیخ محمود کردی جو خواب میں بار ہا سرکار علیہ السلام کے دیدار پر انوار سے مشرف ہوئے نیز حضرت خضر علیہ السلام سے حالت خواب وعالم بیداری میں متعدد بار ملاقات فرمائی، کی بارگاہ میں رہکر طریقت وحقیقت کی منزلیں طے کیں اور ان سے اجازت وخلافت بھی پائی۔

شیخ محمد بن سالم حفنی اور شیخ محمود کردی کے وصال کے بعد سلسلہ خلوتیہ کی

باگ ڈور آپ کے ہاتھ میں آئی آپ نے حسن وکردار وعمل کے ذریعہ سلسلہ خلوتیہ کو خوب خوب فروغ دیا۔

درس وتدریس:

جامعہ ازہر شریف میں مسند تدریس کو آپ نے زینت بخشی شعبہ رواق جبرت میں مدرس ہوئے جامعہ ازہر سے قدرے فاصلہ پر واقع مدرسہ طیبرسیہ نیز مدرسہ سنانیہ میں بھی آپ نے تدریسی خدمات انجام دیں۔

تلامذہ:

تفسیر جلالین کے محشی امام بوصیری کے نعتیہ قصیدہ ہمزیہ کے شارح مفسر اعظم محدث کبیر فقیہ فقہ مالکیہ حضرت العلام شیخ احمد بن محمد صاوی علیہ الرحمہ کے علاوہ بے شمار مشاہیر علماء کو آپ نے اپنی بارگاہ سے فیضیاب فرمایا۔

بحیثیت شیخ الازہر:

۱۲۰۸ھ ۱۷۹۴ء کو جامعہ ازہر کے وائس چانسلر یعنی شیخ الازہر کے جلیل القدر منصب کے لئے آپ کا انتخاب ہوا آپ جامعہ ازہر کے بارہویں وائس چانسلر ہوئے۔ آپ سے قبل گیارہ عظیم شخصیات نے اس عہدہ کو شرف بخشا۔ آپ قریب انیس برس تک اس عہدہ پر متمکن رہے۔ آپ کے دور ہی میں شعبہ رواق الشراقوۃ وجود میں آیا علاوہ ازیں جامعہ ازہر میں بیرونی طلباء کے خورد ونوش، نیز قیام وغیرہ کا انتظام آپ ہی کے عہد سے ہوا۔

سیاسی سرگرمیاں:

آپ نے اس منصب پر متمکن ہونے کے بعد جامعہ کے تعلیمی وداخلی

معاملات سے قطع نظر سیاسی معاملات میں بھی حصہ لیا اور اپنے اس منصب جلیل کا بھرپور فائدہ اٹھایا۔ ایک مرتبہ آپ کے گاؤں کے کچھ کسان حکومت کی چند شکایتیں لے کر آپ کی بارگاہ میں آئے اور آپ سے مدد کی درخواست کی۔ دیگر شکایتوں سے قطع نظر ایک اہم شکایت یہ تھی کہ صوبائی حکومت نے ہم پر ہماری طاقت واستطاعت سے زیادہ ٹیکس لگا رکھا ہے۔ شیخ شرقاوی نے بذات خود حاکم وقت کے دربار میں جا کر جملہ شکایات رکھیں اور ان کے ازالہ کا مطالبہ کیا۔ حاکم مصر نے آپ کی بیان کردہ شکایات کو نظر انداز کر دیا۔ چنانچہ آپ نے اس کے رد عمل میں اس دور کے عظیم دینی وسیاسی رہنما سلسلہ شاذلیہ کے مرشد کبیر سید شمس الدین المعروف بہ ابن عارفین وشیخ سادات سے اس معاملہ میں مشورہ کیا مشورہ میں دوسرے روز جامعہ ازہر بند کر دینے نیز شہر کی ساری دوکانیں بند رکھنے اور اجتماعی شکل میں لوگوں کا شیخ سادات کے مکان پر جمع ہو کر حکومت کے خلاف احتجاج کرنے کی تجاویز پاس ہوئیں۔ چنانچہ دوسرے روز یہی ہوا جامعہ ازہر بند رہا، شہری لوگ اپنی اپنی دکانیں بند کر کے شیخ سادات کے مکان پر حاضر ہو گئے اور حکومت کے خلاف احتجاج شروع کر دیا۔ حکومت نے شہر کا معاملہ بگڑتا دیکھا تو فوراً ہی تمام شکایات کے دفعیہ کا وعدہ کر لیا۔ لیکن علامہ شرقاوی جیسا جلیل القدر مفکر ومدبر ودوررس رہنما اس سیاسی فریب میں آنے والوں میں نہیں تھا آپ نے حکومت کے اس زبانی وعدہ کو نکارتے ہوئے تحریری شکل میں ٹیکس وغیرہ جملہ مطالبات نیز ایک اہم دستاویز پر معاہدہ لینے کا اصرار کیا۔ بالآخر حکومت نے آپ کی ضد کے سامنے گھٹنے ٹیک دئے اور جملہ شکایات کو دور کرتے ہوئے وتمام مطالبات کو پورا کرتے ہوئے آپ کی تیار کردہ دستاویز پر بھی جو آج تک مصری حضرات کے لئے مفید وکارگر ثابت

ہو رہی ہے، مہر رضا ثبت کر دی۔

۱۲۱۳ھ ۱۷۹۸ء میں ملک مصر پر فرانس کے نپولین بوناپارٹ کی فوج قابض ہو گئی اور اس نے مصری زعماء وعلماء کی ایک مجلس تشکیل دی اور شیخ عبداللہ شرقاوی کو اس مجلس کا سربراہ منتخب کیا۔ نپولین بوناپارٹ اپنے مصاحبین سے کہتا تھا کہ اگر تم لوگ مصری علماء خصوصاً شیخ شرقاوی کو لالچ دیکر اپنے ساتھ کر لو تو یقیناً پورا ملک مصر ہمارے قبضہ میں آجائے گا۔ اس نے اپنی فوج کو حکم دے رکھا تھا کہ جب یہ علماء دربار میں آئیں تو دروازے پر جا کر ان کا استقبال کرو اور انہیں سلامی پیش کرو۔ شیخ شرقاوی وغیرہ علماء اس کے اس فریب میں کب آنے والے تھے وہ اس کے ناپاک ارادہ سے بخوبی واقف تھے۔ نپولین نے ملک مصر پر قابض ہونے کے فوراً بعد جن مشاہیر علماء ومشائخ سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا اور انہیں دربار میں مدعو کیا ان میں شیخ شرقاوی کا نام سرفہرست تھا۔ شیخ شرقاوی وغیرہ علماء جب دربار میں تشریف لے گئے تو نپولین نے انہیں تحائف پیش کرنا چاہے سب سے پہلے شیخ شرقاوی کو شال پیش کی اور خود اپنے ہاتھوں سے اس شال کو آپ کے مبارک کاندھوں پر رکھنا چاہا تو آپ نے زور سے اس کے ہاتھوں کو جھٹک کر شال زمین پر پھینک دی۔ اور قدرے توقف کے بعد آپ وہاں سے کچھ کہے بغیر واپس تشریف لے آئے۔

شیخ شرقاوی نے فرانسیسی فوج کے چنگل سے ملک کو آزاد کرانے اور مصر میں اسلامی تہذیب کی بقاء وتحفظ کی خاطر حد درجہ کوشش فرمائی۔ جس کے نتیجہ میں حکومت نے آپ کو دار الخلافہ استنبول سے خفیہ ربط رکھنے اور عوام کو فرانسیسی فوج کے خلاف محاذ آرا ہونے کی ترغیب دینے کے الزام میں دو بار قید کیا۔ لیکن ٹھوس

ثبوت نہ ملنے کی وجہ سے جلد ہی آپ کو رہا کر دیا گیا۔ ۱۲۱۶ھ؍۱۸۰۱ء کو مصری وعثمانی اور برطانوی افواج کے ہاتھوں فرانسیسی فوج کو شکست ہوئی۔ اور ملک مصر فرانسیسی فوج کے چنگل سے آزاد ہو گیا۔

۷؍رجب ۱۲۲۱ھ؍۲۰؍ستمبر ۱۸۰۶ء کو حاکم مصر محمد علی پاشا نے شیخ شرقاوی کی سرگرمیوں پر پابندی لگا کر آپ کو گھر میں نظر بند کرنے کا حکم دیدیا۔ یہاں تک کہ نماز جمعہ کے لئے بھی گھر سے نکلنے پر پابندی لگادی۔ ۱۸۰۷ء کو ملک مصر پر جنرل فریزیر کے زیر قیادت برطانوی فوج نے حملہ کر کے مصر کے کچھ علاقوں کو قبضہ میں لے لیا لیکن علامہ شرقاوی ودیگر علماء حق کی جدوجہد سے عوام منظم ومتحد ہوگئی جس کی وجہ سے دشمن میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔

تصانیف:

دینی وسیاسی سرگرمیوں میں شیخ کی مصروفیت اور جامعہ ازہر کے وائس چانسلر کے عہدہ نیز فتوی نویسی کی ذمہ داریوں کے باوجود تصنیف وتالیف کے لئے بھی آپ نے وقت نکالا اور مختلف موضوعات پر متعدد کتابیں تصنیف فرمائیں۔ جن میں سے چند حسب ذیل ہیں۔

- ☆ الجامع الحاوی فی مرویات الشرقاوی المعروف بہ ثبت شرقاوی
- ☆ مختصر مغنی اللبیب
- ☆ شرح الحکم
- ☆ فتح المبدی بشرح مختصر الزبیدی
- ☆ الجواہر السنیہ علی المتن والعقائد المشرقیہ
- ☆ رسالۃ فی مسلۃ اصولیۃ فی جمع الجوامع

وفات:

دینی وملی سیاسی ومعاشرتی سرگرمیوں میں زندگی بسر فرما کر آخرکار ۲؍شوال ۱۲۲۷ھ مطابق ۹؍اکتوبر ۱۸۱۲ء بروز جمعرات آپ دنیائے دار فانی کو خیر باد کہہ کر سوئے دار البقاء روانہ ہوگئے۔ جامعہ ازہر میں آپ کی نماز جنازہ ہوئی اور مجاورین قبرستان کے قریب واقع خانقاہ طغائی کے احاطہ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ اللہ آپ کے مزار پر رحمتیں نازل فرمائے۔ (آمین)

ہدیۂ تشکر:۔

آخر میں اپنے تمام مشفقین، معاونین اور محبین کا شکریہ ادا کرتا ہوں خصوصاً پیکر خلوص حضرت علامہ صاحبزادہ سید وجاہت رسول صاحب قبلہ، حضرت فقیہ شہیر علامہ محمد محبّ اللہ نوری صاحب قبلہ اور حضرت علامہ محمد یامین صاحب قبلہ جنہوں نے ہر محاذ پر میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ اللہ تعالی میرے ان بڑوں کا سایہ میرے سر پر تادیر قائم رکھے۔ اور محبّ گرامی جناب ناظم رضا نوری منصوری اور جناب وصی احمد خان ازہری اور جملہ اراکین مدینہ مسجد کا بھی شکرگزار ہوں جنہوں نے اس خدمت دین پر استقامت کے ساتھ ڈٹے رہنے میں مشوروں، دعاؤں اور محبتوں سے میری مدد کی۔ اللہ ان حضرات کے علم وعمل دینی ذوق اور رزق میں برکتیں عطا فرمائے۔ (آمین)

خادم العلم والعلماء

محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی بدایونی

مؤرخہ ۲۵؍ذوالحجہ ۱۴۳۳ھ

اسانید صدر الافاضل

سند نعیمی اور امام طحطاوی

حضور صدر الافاضل کو شیخ الکل مولانا محمد گل نے امام طحطاوی کی مرویات کی اجازت وسند حسب ذیل الفاظ میں عطا فرمائی:

"اما بعد فیقول فقیر ربہ واسیر ذنبہ کثیر المساوی محمد گل الکابلی لماقرء علی الفاضل الکامل کریم الحیا کثیر الادب والحیا الملازم علی التقوی المجانب اللاھوی ملازم الدروس وحبیب النفوس العالم الفاضل حاوی الفواضل المولوی محمد نعیم الدین مرادآبادی کتب الحدیث والتفسیر والفقہ وغیرھا ثم التمس منی ان اجیزہ بمااحتوی علیہ الذی من کتب الفقہ والحدیث والتفسیر وذالک من حسن ظنہ بانی اھل لذلک ولیس الامر فی الواقع کذالک لکن قضی بانی اسئل عن تلک المسالک وقضاء اللہ لیس لہ نافع فاجبتہ متمثلا کمااجازنی بذلک سیدی المرحوم مولانامقتدانا کوکب الھدایۃ فی الحرمین الشرفین خاتم المحققین السید محمد المکی الکتبی الخلوتی الخطیب والمدرس فی المسجد الحرام وھو مجاز عن والدہ المرحوم خاتم المحققین

السیدمحمدالکتبی الخطیب والامام والمدرس بالمسجدالحرام عن والدہ مفتی الاحناف بالبلدۃ الحرام السیدمحمدبن حسین الکتبی قدس المولی روحہ فی دارالسلام کمااجازہ بذلک استاذہ خاتمۃ المحققین مولاناالمرحوم السیداحمدالطحطاوی محشی الدرالمختاررحمہ مولاہ رحمۃالابراراواوصیہ بالتقوی فانہاالسبب الاقوی وان لاینسانی من صالح دعواتہ فی خلواتہ وجلواتہ . کتبہ العبدالمعتصم بذیل سیدالرسل محمدگل الکابلی المدرس فی المدرسۃ العالیہ الواقعہ فی مرادآباد"

شیخ الکل کی درج بالاتحریر کے مطابق حضورصدرالافاضل کااتصال امام طحطاوی تک چارواسطوں سے ہےیعنی حضورصدرالافاضل اورامام طحطاوی کے مابین چارواسطے ہیں اوروہ یہ ہیں:

☆ شیخ الکل مولانامحمدگل

☆ سیدمحمدمکی کتبی خلوتی

☆ سیدمحمدصالح کتبی

☆ سیدمحمدبن حسین کتبی

حضورصدرالافاضل کوشیخ الکل سے تین علوم،فقہ،حدیث اورسیرت سے متعلق امام طحطاوی کی مرویات کی اجازت وسندحاصل ہے۔

حضورصدرالافاضل نے مذکورہ علوم ثلاثہ سے متعلق امام طحطاوی کی سات

سندیں اپنی عربی تصنیف "الکتاب المستطاب المحتوی علی الاسانیدالصحیحہ المعروف بہ ثبت نعیمی" میں درج فرمائیں ہیں جوغالباً "سندالطحطاوی" جوامام طحطاوی کی اسانیدکاقلمی نسخہ ہے ،اس سے ماخوذ ہیں۔"ثبت نعیمی" کرم خوردہ اورجابجابوسیدہ ہونے کی وجہ سے پڑھنے میں نہیں آرہی تھی لہٰذاضرورت محسوس ہوئی کہ سندالطحطاوی دستیاب ہوتاکہ اس سے استفادہ کیاجاسکےفقیر نے ہندوستان میں سندالطحطاوی کوکافی تلاش کیالیکن تلاش بسیار کے باوجودبھی نہ پاسکا۔تحقیق کرنے پرپتہ چلاکہ اس کاقلمی نسخہ مصرکی لائبریری میں موجود ہے۔لہٰذااپنے ایک عزیزکےتوسط سے مصرکی لائبریری سے اس قلمی نسخہ کومنگواکر"ثبت نعیمی" کے سلسلے میں اس سے استفادہ کیا۔بعدمیں اس کامطبوعہ نسخہ بھی دستیاب ہوگیااس سے قدرے استفادہ کیاہے۔

ذیل میں ہم "ثبت نعیمی" میں مندرج امام طحطاوی کی سات سندیں،فقہ حنفی کی دوسندیں،جوامام طحطاوی کوایک تواپنے والدمحترم علامہ سیدمحمدبن مولیٰ اوردوسری اپنے استاذشیخ محمدبن عبدالمعطی حریری کے طریق پرجوتین واسطوں کے بعدامام اعظم سے متصل ہے حاصل ہے،علم حدیث کی چاراورسیرت کی ایک سندکرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

(ا)

سندفقہ حنفی

صدرالافاضل سیدمحمدنعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ کوفقہ حنفی کی سندواجازت حاصل ہے

☆ شیخ الکل مولانامحمدگل علیہ الرحمہ سے

☆ انہیں شیخ سیدمحمدمکی کتبی سے

☆ انہیں امام حرم شیخ سیدمحمدصالح کتبی سے

☆ انہیں مفتی احناف مکہ مکرمہ شیخ سیدمحمدبن حسین کتبی سے

☆ انہیں مفتی اعظم مصرمراقی الفلاح اوردرمختار کے محشی امام شیخ سیداحمدبن محمدطحطاوی سے

☆ انہیں اپنے والدگرامی شیخ سیدمحمدبن مولیٰ سے

☆ انہیں مفتی احناف مصرشیخ احمدحماقی سے

☆ انہیں اپنے مشائخ شیخ علی عقدی،سیدعلی حنفی سیواسی بصیر،شیخ احمدشہیردقدوسی اورعین المفتین دیارمصرسیدعلی المعروف بہ سکندرسے

☆ ان تمام کوشیخ محمدشاہین ارمیناوی اورشیخ عبدالحی شرنبلالی سے

☆ ان دونوں کوشیخ احمدشوبری اورشیخ حسن شرنبلالی سے

☆ ان دونوں کوشیخ محمدمحبی سے

☆ انہیں شیخ مقدسی سے

☆ انہیں شرح زیلعی کے محشی شیخ ابوالعباس شہاب الدین احمدبن یونس ابن شلبی سے

☆ انہیں قاضی حلب وقاہرہ شیخ ابوالبرکات سری الدین عبدالبربن محمدابن شحنہ سے

☆ انہیں صاحب فتح القدیرشیخ کمال الدین محمدبن عبدالواحدابن ہمام سے

☆ انہیں شیخ ابوحفص سراج الدین عمربن علی کنانی سے

☆ انہیں شیخ علاؤالدین علی احمدبن محمدسیرامی سے

☆ انہیں شارح ہدایہ شیخ ابومحمدجلال الدین عمربن محمدخبازی خجندی سے

☆ انہیں شیخ ابوالفضل علاءالدین عبدالعزیزبن نصربخاری سے

☆ انہیں صاحب کنزالدقائق شیخ ابوالبرکات حافظ الدین عبداللہ بن احمدنسفی سے

☆ انہیں شمس الائمہ شیخ ابوالواجدمحمدبن محمدبن عبدالستارعمودی کردری سے

☆ انہیں مصنف ہدایہ شیخ برہان الدین ابوالحسن علی بن ابوبکرفرغانی مرغینانی سے

☆ انہیں شیخ فخر الاسلام ابوالحسن علی بن محمد بزدوی سے
☆ انہیں صاحب مبسوط شمس الائمہ شیخ ابوبکر محمد بن احمد بن سہل سرخسی سے
☆ انہیں شیخ ابومحمد عبدالعزیز بن احمد حلوانی سے
☆ انہیں شیخ قاضی ابوعلی حسین بن خضر نسفی سے
☆ انہیں شیخ ابوبکر محمد بن فضل بخاری سے
☆ انہیں صاحب مسند ابوحنیفہ شیخ ابومحمد عبداللہ بن محمد حارثی کلاباذی سبذمونی سے
☆ انہیں شیخ ابوعبداللہ ابوحفص صغیر محمد بن بن احمد ابوحفص کبیر بخاری سے
☆ انہیں اپنے والد شیخ ابوحفص کبیر احمد بن حفص بخاری سے
☆ انہیں امام ابوعبداللہ قاضی محمد بن حسن شیبانی سے
☆ انہیں امام اعظم ابوحنیفہ حضرت نعمان بن ثابت سے
☆ انہیں امام حماد بن سلیمان سے
☆ انہیں ابراہیم بن یزید نخعی سے
☆ انہیں شیخ علقمہ سے
☆ انہیں عبداللہ بن مسعود سے
☆ انہیں نبی کریم ﷺ سے
☆ انہیں حضرت جبریل سے
☆ انہیں بارگاہ رب العزت سے

(۲)

فقہ حنفی کی دوسری سند

صدرالافاضل سے شیخ سید احمد بن محمد طحطاوی تک سند سابق کے مثل۔
☆ شیخ طحطاوی کو فقہ حنفی کی سند واجازت حاصل ہے اپنے استاذ شیخ محمد بن عبدالمعطی حریری سے
☆ انہیں شیخ حسن بن نورالدین مقدسی سے
☆ انہیں شیخ علیم الدین سلیمان بن مصطفیٰ منصوری سے
☆ انہیں شیخ عبدالحی بن عبدالحق شرنبلالی سے
☆ انہیں صاحب مراقی الفلاح شیخ حسن بن عمار شرنبلالی سے
☆ انہیں شیخ محمد محبی اور شیخ علی بن غانم مقدسی سے
☆ شیخ نورالدین علی بن محمد ابن غانم مقدسی نے روایت کیا
☆ شرح زیلعی کے محشی شیخ شہاب الدین احمد بن یونس بن شلبی سے
☆ انہیں قاضی حلب وقاہرہ ابوالبرکات سری الدین عبدالبر بن شحنہ سے
☆ انہیں صاحب فتح القدیر کمال الدین محمد بن عبدالواحد ابن ہمام سے
☆ انہیں شیخ ابوحفص سراج الدین عمر بن علی کنانی سے
☆ انہیں شیخ علاؤالدین علی احمد بن محمد سیرامی سے
☆ انہیں شارح ہدایہ شیخ ابومحمد جلال الدین عمر بن محمد خبازی خجندی سے

☆ انہیں شیخ ابوالفضل علاء الدین عبدالعزیز بن نصر بخاری سے
☆ انہیں صاحب کنزالدقائق شیخ ابوالبرکات حافظ الدین عبداللہ بن احمد نسفی سے
☆ انہیں شمس الائمہ شیخ ابوالواجد محمد بن محمد بن عبدالستار عمودی کردری سے
☆ انہیں مصنف ہدایہ شیخ برہان الدین ابوالحسن علی بن ابوبکر فرغانی مرغینانی سے
☆ انہیں شیخ فخر الاسلام ابوالحسن علی بن محمد بزدوی سے
☆ انہیں صاحب مبسوط شمس الائمہ شیخ ابوبکر محمد بن احمد بن سہل سرخسی سے
☆ انہیں شیخ ابومحمد عبدالعزیز بن احمد حلوانی سے
☆ انہیں شیخ قاضی ابوعلی حسین بن خضر نسفی سے
☆ انہیں شیخ ابوبکر محمد بن فضل بخاری سے
☆ انہیں صاحب مسند ابوحنیفہ شیخ ابومحمد عبداللہ بن محمد سبذمونی سے
☆ انہیں شیخ ابوحفص صغیر محمد بن بن احمد ابوحفص کبیر بخاری سے
☆ انہیں اپنے والد شیخ ابوحفص کبیر احمد بن حفص بخاری سے
☆ انہیں امام ابوعبداللہ قاضی محمد بن حسن شیبانی سے
☆ انہیں امام اعظم ابوحنیفہ حضرت نعمان بن ثابت سے
☆ انہیں امام حماد بن سلیمان سے
☆ انہیں ابراہیم بن یزید نخعی سے
☆ انہیں شیخ علقمہ سے

☆ انہیں عبداللہ بن مسعود سے
☆ انہیں نبی کریم ﷺ سے
☆ انہیں جبریل امین سے
☆ انہیں بارگاہ الٰہی سے

سند بخاری شریف

صدرالافاضل سے علامہ طحطاوی تک سند سابق کے مثل علامہ طحطاوی کو بخاری شریف کی سند واجازت حاصل ہے۔
☆ شیخ محمد امیر کبیر، شیخ حسن جداوی اور شیخ عبدالعلیم سے
☆ ان تمام کو شیخ علی عدوی سے
☆ انہیں شیخ محمد عقیلہ سے
☆ انہیں شیخ حسن عجیمی سے
☆ انہیں شیخ احمد بن عجل یمنی سے
☆ انہیں امام یحییٰ بن مکرم طبری سے
☆ انہیں برہان ابراہیم بن محمد بن صدقہ دمشقی سے
☆ انہیں شیخ عبدالرحمن بن عبدالاول فرغانی سے
☆ انہیں شیخ محمد بن یوسف فربری سے
☆ انہیں جامع بخاری امام محمد بن اسمٰعیل بخاری سے

سند مسلم شریف

صدرالافاضل سے شیخ یحییٰ بن مکرم تک سند سابق کے مثل یحییٰ بن مکرم روایت کرتے ہیں

☆ اپنے دادا شیخ محبّ الدین سے
☆ وہ شیخ زین الدین ابوبکر بن حسین مراغی سے
☆ وہ ابوعباس احمد بن ابوطالب حجار سے
☆ وہ انجب بن ابوسعادات حمامی سے
☆ وہ ابوالفرج مسعود بن حسن ثقفی سے
☆ وہ حافظ ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن مندہ سے
☆ وہ حافظ ابوبکر محمد بن عبداللہ جوزقی سے
☆ وہ ابوالحسن مکی بن عبدان سے
☆ وہ جامع صحیح مسلم امام مسلم بن حجاج قشیری سے۔

سنن ابوداؤد کی سند

صدرالافاضل سے شیخ محبّ الدین طبری تک سند سابق کے مثل وہ شریف ابوطاہر محمد بن کویک سے

☆ وہ مسندہ زینب بنت کمال مقدسیہ سے

☆ وہ ابوالقاسم بن عبدالرحمٰن بن مکی حاسب سے
☆ وہ حافظ ابوطاہر احمد بن محمد سلفی سے
☆ وہ ابوجعفر عبادانی سے
☆ وہ ابوعمر قاسم بن جعفر خطیب بن عبدالواحد ہاشمی سے
☆ وہ ابوعلی محمد بن احمد لؤلؤی سے
☆ وہ مؤلف سنن امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی سے

سنن ترمذی کی سند

صدرالافاضل سے حسن عجیمی تک سند بخاری کے مثل شیخ حسن عجیمی کو سند واجازت حاصل ہے

☆ شیخ احمد بن محمد قشاشی صوفی سے
☆ انہیں اپنے شیخ احمد بن علی شناوی صوفی سے
☆ انہیں شیخ علی بن عبدالقدوس شناوی صوفی سے
☆ انہیں شیخ عبدالوہاب شعرانی صوفی سے
☆ انہیں شیخ زکریا بن محمد فقیہ صوفی سے
☆ انہیں عارف باللہ زین الدین مراغی عثمانی صوفی سے
☆ انہیں شرف الدین اسمٰعیل بن ابراہیم جبرتی صوفی سے
☆ انہیں ابوالحسن علی بن عمروانی صوفی سے
☆ انہیں اپنے استاد شیخ محی الدین محمد بن علی حاتمی صوفی سے

☆ انہیں شیخ عبدالوہاب بن علی بن سکینہ بغدادی صوفی سے
☆ انہیں ابوالفتح عبدالملک بن عبداللہ کروخی صوفی سے
☆ انہیں اپنے شیخ محقق حافظ ابواسمٰعیل عبداللہ ہروی صوفی سے
☆ انہیں شیخ عبدالجبار جراحی سے
☆ انہیں ابوالعباس محمد بن احمد بن محبوب محبوبی سے
☆ انہیں مؤلف کتاب امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی سے

مواہب لدنیہ کی سند

صدرالافاضل سے شیخ قشاشی تک سند سابق کے مثل وہ شیخ محمد رملی سے
وہ شیخ زین زکریا انصاری سے

☆ وہ حافظ ابن حجر سے
☆ وہ شیخ صلاح بن ابوعمر سے
☆ وہ شیخ فخر بن بخاری سے
☆ وہ شیخ عبداللہ بنانی سے
☆ وہ شیخ محمد زرقانی سے
☆ وہ علامہ شبراملسی سے
☆ وہ شیخ احمد بن خلیل سبکی سے
☆ وہ شیخ شریف یوسف ارمیونی سے
☆ وہ روایت کرتے ہیں صاحب کتاب شیخ احمد بن محمد قسطلانی سے۔

امام طحطاوی کی مرویات واجازات

بطریق اعلیٰ حضرت

مذکورہ بالا اسانید نعیمی علامہ طحطاوی تک مولانا محمد گل کے طریق پر تھیں۔

حضور صدرالافاضل کو علامہ طحطاوی سے اتصال اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کے واسطے سے بھی حاصل ہے لیکن آپ نے اپنی تصنیف لطیف ''ثبت نعیمی'' میں صرف وہ اسانید جو بطریق محمد گل ہیں اندارج فرمائی ہیں آپ کو بطریق اعلیٰ حضرت امام طحطاوی سے عمومی سلسلۂ روایت حاصل ہے اعلیٰ حضرت کی اسانید کے لئے ''الاجازات المتینۃ'' ملاحظہ فرمائیں۔ ہم یہاں صرف بطور نمونہ علامہ طحطاوی تک بطریق اعلیٰ حضرت سند نعیمی تحریر کررہے ہیں۔

حضور صدرالافاضل کو اپنی جملہ مرویات کی سند واجازت عطا فرمائی۔

☆ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ نے
☆ انہیں مفتی شافعیہ مکہ مکرمہ علامہ سید احمد بن زینی دحلان علیہ الرحمہ نے
☆ انہیں مسجد حرم کے خطیب و مدرس شیخ عثمان بن حسن دمیاطی شافعی نے
☆ انہیں علامہ امام سید احمد طحطاوی علیہ الرحمہ نے

مذکورہ بالا سند نعیمی کی خوبی یہ ہے کہ علامہ طحطاوی تک صدرالافاضل کا اتصال صرف تین واسطوں سے ہے۔

علامہ شرقاوی اور سند نعیمی

حضور صدر الافاضل علیہ الرحمہ کو شیخ الکل مولانا محمد گل کے واسطے سے علامہ شیخ عبداللہ بن حجازی شرقاوی مصری کی مرویات کی سند واجازت حاصل ہے ۔علامہ شرقاوی کی اسانید ومرویات کس قدر اہمیت کی حامل ہیں اس کا اندازہ آپ کے ایک قابل قدر شاگرد شیخ الازہر حسن بن نجد عطار کی درج ذیل تحریر سے ہوتا ہے۔وہ لکھتے ہیں:

''اہل مصر کے یہاں شیخ عبداللہ شرقاوی اور ان کے معاصر شیخ ابوعبداللہ محمد بن محمد بن احمد سنباوی مالکی ازہری شاذلی المعروف بہ امیر کبیر رحمۃ اللہ علیہ کی اسانید ومرویات کو بڑی اہمیت ملی اور علماء کی اکثریت نے ان پر اعتماد کیا تا آنکہ ان دونوں مشائخ کے طریق پر روایت کا سلسلہ دیگر علماء مصر کے سلاسل روایت پر غالب آ گیا...ان کی اثبات مشہور ہیں جن کے فضل کا انکار نہیں کیا جا سکتا اور یہ دونوں اثبات نادر مرویات پر مبنی ہیں۔جن سے میں نے عمر بھر بھرپور اکتساب کیا۔'' [شیخ الازہر عبداللہ شرقاوی تالیف مولانا عبدالحق پاکستانی ص ۴۱]

نیز مصری زبردست عالم شیخ محمود سعید لکھتے ہیں

''جامعہ ازہر میں شیخ شرقاوی ، شیخ امیر کبیر اور شیخ شنوانی کے دور سے لے

کر آج تک تعلیم پانے والے جملہ علماء کا سلسلہ سند وروایت طبقہ در طبقہ ان تین علماء سے متصل ہوتا ہے۔پھر ان تینوں میں شیخ عبداللہ شرقاوی کی اسانید کی مزید اہمیت ہے کہ یہ بہت جلد حدود مصر سے تجاوز کر گئیں جس کے نتیجہ میں آج کے لاتعداد علماء حجاز، انڈونیشیا، شام، فلسطین، مراکش ، تیونس، یمن اور خطہ ہند کا سلسلہ روایت آپ سے متصل ہے'' [مرجع سابق]

حضور صدر الافاضل نے شیخ الکل مولانا محمد گل کے توسط سے علامہ شرقاوی کی جن اسانید ومرویات کی سند واجازت حاصل کی ان کو آپ نے علامہ شرقاوی کے مجموعۂ اسانید ''الجامع الحاوی فی مرویات الشرقاوی'' سے اخذ کر کے اپنی عربی تصنیف ''الکتاب المستطاب الحتوی علی الاسانید الصحیحہ ''المعروف بہ ثبت نعیمی میں درج فرمایا ہے۔ہم ذیل میں ثبت نعیمی کے حوالے سے ان اسانید کو نقل کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

کتب عقائد وکلام کی سند نعیمی

ابراہیم لقانی کی جوہرۃ التوحید اور اس کی شروحات کی اسناد

صدر الافاضل کو قراءۃ وسماعاً اجازت حاصل ہے شیخ الکل محمد گل کابلی سے

☆ انہیں شیخ سید محمد مکی کتعی سے
☆ وہ روایت کرتے ہیں شیخ سید محمد صالح کتعی سے
☆ وہ شیخ سید محمد بن سید حسین کتعی سے
☆ وہ شیخ صاوی خلوتی سے
☆ وہ شیخ شرقاوی سے
☆ شیخ شرقاوی نے روایت کیا شیخ محمد بن سالم حفنی سے
☆ انہوں نے شیخ محمد بن محمد بدیری المعروف بہ ابن میت سے
☆ انہوں نے شیخ ابوالضیاء شبراملسی سے
☆ انہوں نے برہان لقانی مؤلف کتاب مذکور سے۔

شیخ عضد الدین ابوالفضل ایجی کی کتاب مواقف کی سند

حضور صدر الافاضل سے شیخ محمد بن سالم حفنی تک سند سابق کے مثل وہ روایت کرتے ہیں اپنے شیخ عبداللہ بن سالم بصری سے

☆ وہ شیخ علاء الدین بابلی سے
☆ وہ شیخ ابوالارشاد اجہوری سے
☆ وہ شیخ عمر بن جائی سے
☆ وہ شیخ ابوالفضل سیوطی سے
☆ وہ شیخ شمس محمد مخزومی سے
☆ وہ شیخ یحیٰ بن شمس کرمانی سے
☆ وہ اپنے والد سے
☆ وہ مؤلف مواقف قاضی عضد الدین ابوالفضل ایجی سے۔

سید شریف جرجانی کی شرح مواقف اور دیگر تصانیف کی سند

حضور صدر الافاضل سے شیخ علاء الدین بابلی تک سند سابق کے مثل شیخ علاء الدین بابلی روایت کرتے ہیں

☆ احمد بن خلیل سبکی سے
☆ وہ شیخ محمد بن احمد سے
☆ وہ شیخ شرف عبدالحق بناطی سے
☆ وہ شیخ شمس الدین شروانی سے
☆ وہ مؤلف شرح مواقف سید محمد بن علی جرجانی سے۔

کتب تفاسیر

سند معالم التنزیل لامام بغوی

صدر الافاضل کو اجازت حاصل ہے شیخ الکل مولانا محمد گل سے

☆ انہیں شیخ سید محمد مکی کتبی سے
☆ انہیں شیخ سید محمد صالح کتبی سے
☆ انہیں شیخ سید محمد بن سید حسین کتبی سے
☆ انہیں شیخ صاوی خلوتی سے
☆ انہیں شیخ شرقاوی سے
☆ شیخ شرقاوی کو شیخ محمد بن سالم حفنی سے
☆ انہیں شیخ محمد بن محمد بدیری المعروف بہ ابن میت سے
☆ انہیں شیخ ابوالضیاء شبراملسی سے
☆ انہیں شیخ برہان ابراہیم لقانی مالکی سے
☆ انہیں شیخ ابوالنجا سالم السنہوری
☆ انہیں شیخ نجم غیطی سے
☆ انہیں شیخ الاسلام ابویحییٰ زکریا انصاری سے
☆ انہیں شیخ عز عبدالرحیم بن فرات سے
☆ انہیں شیخ صلاح الدین بن ابی عمر سے
☆ انہیں شیخ فخر علی بن احمد سے
☆ انہیں شیخ فضل اللہ بن سعد نوقانی سے

☆ انہیں مؤلف کتاب حسین بن مسعود بغوی سے

تفسیر فخر الدین رازی

شیخ الاسلام ابو یحییٰ زکریا تک سند سابق کے مثل وہ روایت کرتے ہیں

☆ تقی محمد بن محمد تقی سے
☆ وہ شیخ مجد الدین لغوی سے
☆ وہ شیخ سراج الدین قزوینی سے
☆ وہ قاضی ابوبکر محمد بن عبداللہ تفتازانی سے
☆ وہ شرف الدین ابوبکر بن محمد ہروی سے
☆ وہ مولف شیخ فخر الدین رازی سے

تفسیر امام واحدی

تفسیر مذکور اور دیگر تصانیف مؤلف کی اجازت حاصل ہے صدر الافاضل کو اپنے شیخ مولانا محمد گل سے بقیہ سند جلال سیوطی تک

☆ جلال سیوطی نے روایت کیا محمد بن مقبل سے
☆ انہوں نے محمد بن علی یوسف حرادی سے
☆ انہوں نے حافظ عبدالمؤمن بن خلف دمیاطی سے
☆ انہوں نے ابوالحسن بن مقیر سے

☆ انہوں نے ابوالفضل احمد بن طاہر میہنی سے
☆ انہوں نے ابوالحسن علی بن احمد الواحدی مؤلف کتاب سے

تفسیر کشاف لزمخشری

صدر الافاضل سے برہان ابراہیم لقانی مالکی تک سند معالم التنزیل کے مثل لقانی روایت کرتے ہیں

☆ محمد بن عقیلی بھنسی سے
☆ وہ ابوالحسن بکری سے
☆ وہ قاضی زکریا ابن محمد سے
☆ وہ شیخ عز عبدالرحیم سے
☆ وہ ابن جماعہ حافظ ابوعمر عبدالعزیز سے
☆ وہ ابوالفضل احمد بن ہبۃ اللہ بن عساکر سے
☆ وہ زینب بنت عبدالرحمٰن شعری سے
☆ وہ مؤلف کتاب ابوالقاسم محمود بن عمر زمخشری سے

تفسیر بیضاوی

کتاب مذکور اور دیگر تصانیف مؤلف جیسے "الطَّوَالِع وَالمِنھَاج وَشَرحِ المَصَابِیح" وغیرہا کی اجازت و روایت کا سلسلہ سند صدر الافاضل

سے شیخ ابراہیم لقانی تک سند سابق کے مثل

☆ وہ شیخ سالم بن محمد سے
☆ وہ شیخ محمد بن احمد سے
☆ وہ زین زکریا بن محمد سے
☆ وہ ابوالفضل محمد بن محمد مرجانی سے
☆ وہ ابوہریرہ عبدالرحمٰن ذہبی سے
☆ وہ عمر بن الیاس مراغی سے
☆ وہ امام ناصر الدین عبداللہ بن عمر بیضاوی مؤلف کتاب سے

تفسیر جلالین

تفسیر مذکور اور تفسیر درمنثور جامع کبیر و صغیر اور دیگر تصانیف جلال الدین سیوطی کا سلسلہ سند صدر الافاضل سے ابوالضیاء شبراملسی تک سند سابق کے مثل وہ روایت کرتے ہیں

☆ شیخ حلبی صاحب سیرت سے
☆ وہ شیخ علی اجہوری سے
☆ شیخ علی اجہوری روایت کرتے ہیں نورالدین علی زیادی اور برہان علقمی سے
☆ اور نورالدین علی زیادی روایت کرتے ہیں سید عفیف یوسف ارمیونی سے

☆ وہ جلال الدین سیوطی سے
☆ اور برہان علقمی روایت کرتے ہیں اپنے بھائی شمس الدین محمد سے
☆ وہ جلال الدین سیوطی سے

مؤلفات جلال الدین محلی

صدر الافاضل سے نورالدین علی زیادی تک سند سابق کے مثل

☆ زیادی روایت کرتے ہیں شمس رملی سے
☆ وہ شیخ الاسلام زکریا سے
☆ وہ جلال الدین محلی سے

کتب احادیث کی سند نعیمی

صحیح بخاری

صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کو بخاری شریف کی قراءۃ وسماعاً اجازت وسند حاصل ہے،

☆ شیخ الکل محمد گل کابلی سے
☆ انہیں شیخ سید محمد مکی کتعی سے
☆ وہ روایت کرتے ہیں شیخ سید محمد صالح کتعی سے
☆ وہ شیخ سید محمد بن حسین کتعی سے
☆ وہ امام صاوی خلوتی سے
☆ وہ شیخ شرقاوی سے
☆ وہ شیخ محمد بن سالم حفنی سے
☆ وہ شیخ عید نمرسی سے
☆ وہ شیخ عبداللہ بن سالم بصری سے
☆ وہ شیخ علاؤالدین بابلی مصری سے
☆ وہ شیخ ابوالنجا سالم سنہوری سے
☆ وہ شیخ نجم محمد بن احمد غیطی سے
☆ وہ ابویحییٰ زکریا انصاری سے
☆ وہ شیخ ابن حجر عسقلانی سے
☆ وہ شیخ ابراہیم تنوخی سے

☆ وہ ابوالعباس احمد حجار سے
☆ وہ شیخ حسین بن مبارک زبیدی سے
☆ وہ ابوالوقت عبدالاول سجزی ہروی سے
☆ وہ ابوالحسن عبدالرحمٰن داوودی سے
☆ وہ ابومحمد عبداللہ سرخسی سے
☆ وہ ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن مطر فربری سے
☆ وہ جامع بخاری شیخ محمد بن اسماعیل بخاری سے

صحیح مسلم

حضور صدرالافاضل سے شیخ الاسلام زکریا انصاری تک سند سابق کے مثل شیخ زکریا انصاری نے روایت کیا

☆ شیخ ابونعیم رضوان عقبی سے
☆ انہوں نے ابوطاہر محمد بن محمد بن کویک سے
☆ انہوں نے ابوالفرج عبدالرحمٰن حنبلی سے
☆ انہوں نے ابوعباس احمد بن عبدالدائم نابلسی سے
☆ انہوں نے شیخ محمد بن علی بن صدقہ حرانی سے
☆ انہوں نے فقیہ حرم ابوعبداللہ محمد بن فضل فراوی سے
☆ انہوں نے ابوالحسین عبدالغافر فارسی سے
☆ انہوں نے ابواحمد محمد جلودی نیساپوری سے

☆ انہوں نے شیخ ابراہیم بن محمد نیساپوری سے
☆ انہوں نے جامع صحیح مسلم ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری سے۔

سنن ابی داؤد

حضور صدرالافاضل سے شیخ محمد بابلی مصری تک سند بخاری کے مثل شیخ محمد بابلی مصری روایت کرتے ہیں

☆ شیخ سلیمان بن عبدالدائم سے
☆ وہ شیخ جمال یوسف بن زکریا انصاری سے
☆ وہ اپنے والد سے
☆ وہ شیخ عبدالرحیم بن فرات سے
☆ وہ ابوالعباس احمد بن محمد جوخی سے
☆ وہ شیخ فخر علی بن احمد بخاری سے
☆ وہ ابوحفص عمر بن محمد بغدادی سے
☆ وہ شیخین ابراہیم بن محمد کرخی اور ابوالفتح مفلح بن احمد دومی سے
☆ وہ دونوں ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی سے
☆ وہ ابوعمر قاسم بن جعفر ہاشمی سے
☆ وہ شیخ ابوعلی لؤلؤی سے
☆ وہ ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی جامع سنن ابی داؤد سے۔

سنن جامع کبیر للترمذی

حضور صدرالافاضل سے شیخ محمد بابلی مصری تک سند بخاری کے مثل شیخ محمد بابلی مصری روایت کرتے ہیں شیخ نورالدین علی بن یحییٰ زیادی سے

☆ وہ شیخ شہاب احمد رملی سے
☆ وہ شیخ زین زکریا بن محمد سے
☆ وہ شیخ عزالدین عبدالرحیم بن فرات سے
☆ وہ ابوحفص عمر بن حسن مراغی سے
☆ وہ شیخ فخر بن بخاری سے
☆ وہ شیخ عمر بن طبرزد بغدادی سے
☆ وہ ابوالفتح عبدالملک کروخی سے
☆ وہ قاضی ابوعامر محمود بن قاسم ازدی سے
☆ وہ ابومحمد عبدالجبار جراحی سے
☆ وہ ابوالعباس محمد مروزی سے
☆ وہ جامع سنن ترمذی حافظ ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی سے۔

سنن صغریٰ للنسائی

حضور صدرالافاضل سے شیخ محمد بابلی مصری تک سند بخاری کے مثل

شیخ محمد بابلی مصری روایت کرتے ہیں شیخ احمد بن خلیل سبکی سے اور ابوالنجا سالم بن محمد سے

☆ وہ نجم غیطی محمد بن احمد سے
☆ وہ شیخ زکریا سے
☆ وہ شیخ زین رضوان بن محمد سے
☆ وہ شیخ برہان ابراہیم بن احمد تنوخی سے
☆ وہ ابوالعباس احمد بن ابی طالب حجار سے
☆ وہ ابوطالب عبداللطیف بن قبیطی سے
☆ وہ شیخ ابوزرعہ طاہر مقدسی سے
☆ وہ ابومحمد عبدالرحمٰن بن حمد دونی سے
☆ وہ شیخ احمد بن حسین کسار سے
☆ وہ شیخ ابوبکر احمد دینوری سے
☆ وہ مؤلف سنن نسائی حافظ امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی سے۔

سنن ابن ماجہ

حضور صدرالافاضل سے شیخ محمد بابلی مصری تک سند بخاری کے مثل شیخ محمد بابلی مصری روایت کرتے ہیں شیخ برہان ابراہیم لقانی سے

☆ وہ شیخ علی بن ابراہیم حلبی سے

☆ وہ شمس محمد بن احمد رملی سے
☆ وہ شیخ زکریا انصاری سے
☆ وہ ابن حجر عسقلانی سے
☆ وہ ابوالعباس احمد بن عمر لؤلؤی سے
☆ وہ ابوالحجاج یوسف مزی سے
☆ وہ شیخ عبدالرحمٰن مقدسی سے
☆ وہ ابومنصور محمد مقومی سے
☆ وہ ابوطلحہ قاسم سے
☆ وہ ابوالحسن علی بن ابراہیم قطان سے
☆ وہ ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ قزوینی مؤلف سنن ابن ماجہ سے۔

مؤطا امام مالک روایۃ یحییٰ بن یحییٰ اندلسی

حضور صدرالافاضل سے شیخ نجم محمد بن احمد غیطی تک سند بخاری کے مثل شیخ نجم محمد بن احمد غیطی روایت کرتے ہیں شیخ شرف عبدالحق سنباطی سے

☆ وہ شیخ بدرالدین حسن بن محمد نسابہ سے
☆ وہ شیخ ابومحمد حسن نسابہ سے

☆ وہ شیخ محمد بن جابر وادیاشی سے
☆ وہ ابومحمد عبداللہ قرطبی سے
☆ وہ قاضی احمد بن یزید قرطبی سے
☆ وہ شیخ محمد بن عبدالرحمٰن خزرجی سے
☆ وہ ابوعبداللہ محمد بن فرج سے
☆ وہ ابوولید یونس صفار سے
☆ وہ شیخ ابوعیسیٰ یحییٰ سے
☆ وہ شیخ ابومروان عبیداللہ سے
☆ وہ اپنے والد یحییٰ مصمودی سے
☆ وہ امام دارالہجرۃ مالک بن انس مؤلف مؤطا سے۔

مؤطا امام مالک روایۃ ابی مصعب زہری

حضور صدرالافاضل سے شیخ محمد بابلی مصری تک سند بخاری کے مثل شیخ محمد بابلی مصری روایت کرتے ہیں شیخ زین عبدالرؤف مناوی سے

☆ وہ شیخ نجم غیطی سے
☆ وہ شیخ زکریا انصاری سے

☆ وہ ابن حجر عسقلانی سے

☆ وہ مریم بنت احمد بن محمد اذرعی سے

☆ وہ شیخ یونس بن ابراہیم دبوسی سے

☆ وہ ابوالحسن علی بن مقیر سے

☆ وہ ابوالفضل محمد ابن ناصر سلامی سے

☆ وہ ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن مندہ سے

☆ وہ ابوعلی زاہر سرخسی سے

☆ وہ ابواسحاق ابراہیم ہاشمی سے

☆ وہ ابومصعب زہری سے

☆ وہ امام دارالہجرۃ مالک بن انس مؤلف مؤطا سے۔

سنن دارمی

حضور صدرالافاضل سے شیخ محمد بابلی مصری تک سند بخاری کے مثل شیخ محمد بابلی مصری روایت کرتے ہیں شیخ محمد بن حجازی واعظ اور سالم بن محمد سے

☆ وہ دونوں شیخ نجم غیطی سے

☆ وہ شیخ کمال محمد حسینی سے

☆ وہ شیخ احمد بن حجر عسقلانی سے

☆ وہ شیخ ابواسحاق تنوخی سے

☆ وہ شیخ ابوعباس حجار سے

☆ وہ شیخ ابوالمنجا عبداللہ لتی سے

☆ وہ ابوالوقت عبدالاول سجزی سے

☆ وہ ابوالحسن عبدالرحمٰن داودی سے

☆ وہ ابومحمد عبداللہ سرخسی سے

☆ وہ ابوعمران عیسیٰ سمرقندی سے

☆ وہ سنن دارمی کے مؤلف امام ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی سے۔

سنن دارقطنی

حضور صدرالافاضل سے شیخ محمد بابلی مصری تک سند بخاری کے مثل شیخ محمد بابلی مصری روایت کرتے ہیں شیخ ابوبکر بن اسمٰعیل شنوانی سے

☆ وہ شیخ جمال بن زکریا سے

☆ وہ اپنے والد سے

☆ وہ شیخ ابن حجر سے

☆ وہ شیخ بدرالدین محمد بن محمد سے

☆ وہ شیخ احمد بن ابوطالب حجار سے

☆ وہ شیخ ابوالحسن محمد قطیعی سے

☆ وہ ابوالکرم مبارک شہرزوری سے

☆ وہ ابوالحسین محمد مہتدی سے

☆ وہ امام حافظ علی بن عمر دارقطنی مؤلف سنن ھٰذا سے۔

سنن بیہقی

حضور صدرالافاضل سے شیخ محمد بابلی مصری تک سند بخاری کے مثل شیخ محمد بابلی مصری روایت کرتے ہیں شیخ سالم بن حسن شبشیری سے

☆ وہ شیخ شمس رملی سے

☆ وہ شیخ زین زکریا سے

☆ وہ شیخ محمد بن مقبل حلبی سے

☆ وہ شیخ صلاح بن ابوعمر سے

☆ وہ شیخ فخر بن بخاری سے

☆ وہ شیخ منصور ابن عبدالمنعم سے

☆ وہ شیخ محمد بن اسمٰعیل فارسی سے

☆ وہ مؤلف سنن ھٰذا امام ابوبکر احمد بن حسن بیہقی سے۔

مسند امام ابوحنیفہ للحارثی

حضور صدرالافاضل سے شیخ محمد بابلی مصری تک سند بخاری کے مثل شیخ محمد بابلی مصری روایت کرتے ہیں شہاب احمد بن محمد شلبی سے

☆ وہ شیخ جمال یوسف سے

☆ وہ اپنے والد زکریا انصاری سے

☆ وہ شیخ عبدالسلام بن احمد بغدادی سے

☆ وہ شیخ شرف ابوطاہر محمد ابن کویک سے

☆ وہ زینب بنت کمال مقدسیہ سے

☆ وہ عجیبہ بنت ابوبکر واقداری سے

☆ وہ ابوالخیر محمد بن عمر باغبان سے

☆ وہ ابوعمرو عبدالوہاب سے

☆ وہ وہ اپنے والد سے

☆ وہ ابومحمد عبداللہ محمد بن یعقوب حارثی سے۔

نوادر الاصول فی احادیث الرسول

حضور صدرالافاضل سے شیخ محمد بابلی مصری تک سند بخاری کے مثل شیخ محمد بابلی مصری روایت کرتے ہیں شیخ زین عبداللہ نحریری سے

☆ وہ شیخ جمال یوسف بن زکریا سے

☆ وہ اپنے والد سے

☆ وہ شیخ ابن حجر سے

☆ وہ ابوالحسن علی بن ابی المجد سے

☆ وہ شیخ سلیمان بن حمزہ سے

☆ وہ شیخ عیسیٰ بن عبدالعزیز سے

☆ وہ ابوسعد عبدالکریم سمعانی سے

☆ وہ ابوالفضل محمد بن علی سے

☆ وہ ابوابراہیم اسحاق بن محمد نوحی سے

☆ وہ ابوبکر محمد مقری سے

☆ وہ ابونصر احمد بیکندی سے

☆ وہ مؤلف کتاب ھٰذا امام محمد بن علی ترمذی سے۔

شرح معانی الآثار لطحاوی

حضور صدر الافاضل سے شیخ محمد بابلی مصری تک سند بخاری کے مثل شیخ محمد بابلی مصری روایت کرتے ہیں شیخ زین عبداللہ نحریری سے

☆ وہ شیخ جمال یوسف سے

☆ وہ شیخ زکریا سے

☆ وہ اپنے والد سے

☆ وہ شیخ ابن حجر سے

☆ وہ شیخ شرف ابوطاہر محمد ابن کویک سے

☆ وہ زینب بنت کمال مقدسیہ سے

☆ وہ شیخ محمد بن عبدالہادی سے

☆ وہ شیخ ابوموسیٰ محمد مدینی سے

☆ وہ ابوالفتح اسماعیل بن فضل سراج سے

☆ وہ ابوالفتح منصور بن حسین تانی سے

☆ وہ ابوبکر محمد بن ابراہیم مقری سے

☆ وہ امام ابوجعفر احمد بن محمد سلامہ طحاوی سے۔

الاربعون حدیثاً لنووی

حضور صدر الافاضل سے شیخ محمد بابلی مصری تک سند بخاری کے مثل شیخ محمد بابلی مصری روایت کرتے ہیں شیخ سالم بن محمد سے

☆ وہ شیخ نجم محمد غیطی سے

☆ وہ شیخ زکریا انصاری سے

☆ وہ شیخ ابواسحاق شروطی سے

☆ وہ ابوعبداللہ محمد بن احمد رفا سے

☆ وہ ابوالربیع سلیمان بن سالم غزی سے

☆ وہ ابوالحسن علی عطار سے

☆ وہ کتاب ھٰذا کے مؤلف محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی سے۔

مصابیح السنہ لبغوی

حضور صدر الافاضل سے شیخ محمد بابلی مصری تک سند بخاری کے مثل شیخ محمد بابلی مصری روایت کرتے ہیں شیخ علی بن یحییٰ زیادی سے

☆ وہ شیخ شہاب احمد رملی سے

☆ وہ شیخ ابوالخیر محمد سخاوی سے

☆ وہ شیخ عز عبدالرحیم بن فرات سے

☆ وہ شیخ صلاح بن ابی عمر سے

☆ وہ شیخ فخر علی بن احمد بن بخاری سے

☆ وہ شیخ فضل اللہ نوقانی سے

☆ وہ مؤلف کتاب ھٰذا محی السنہ ابومحمد بغوی سے۔

جامع کبیر وصغیر لسیوطی

حضور صدر الافاضل سے شیخ محمد بابلی مصری تک سند بخاری کے مثل شیخ محمد بابلی مصری روایت کرتے ہیں شیخ علی بن یحییٰ زیادی وسالم بن محمد سنہوری سے

☆ شیخ علی بن یحییٰ زیادی نے روایت کیا شیخ یوسف بن عبداللہ ارمیونی سے

☆ اور سالم بن محمد سنہوری نے روایت کیا شمس محمد بن عبدالرحمٰن علقمی سے

☆ اور ان دونوں نے صاحبِ جامع کبیر وصغیر ابوالفضل عبدالرحمٰن سیوطی سے۔

مشکوٰۃ المصابیح

حضور صدر الافاضل سے شیخ عبداللہ بن سالم بصری تک سند بخاری کے مثل شیخ عبداللہ بن سالم بصری روایت کرتے ہیں ملا ابراہیم بن حسن کردی سے

☆ وہ شیخ احمد قشاشی سے

☆ وہ ابومواہب احمد شناوی سے

☆ وہ سید غضنفر نہروالی سے

☆ وہ شیخ محمد بن سعید الشہیر بہ میر کلاں سے

☆ وہ شیخ نسیم الدین میرک شاہ سے

☆ وہ اپنے والد سید جمال الدین سے

☆ وہ اپنے چچا سید اصیل الدین شیرازی سے

☆ وہ شیخ سید شرف الدین عبدالرحیم جرہی سے

☆ وہ امام الدین علی بن مبارک ساوَجی سے

☆ وہ مؤلف مشکوٰۃ امام ولی الدین محمد خطیب تبریزی سے۔

مشارق الانوار لصغانی

حضور صدر الافاضل سے شیخ عبداللہ بن سالم بصری تک سند بخاری کے مثل شیخ عبداللہ بن سالم بصری روایت کرتے ہیں ملا ابراہیم بن حسن کردی سے

☆ وہ شیخ احمد قشاشی سے
☆ وہ شیخ احمد شناوی سے
☆ وہ شیخ قطب الدین محمد نہروالی سے
☆ وہ شیخ وجیہ الدین عبدالرحمٰن بن علی زبیدی سے
☆ وہ اپنے دادا شرف الدین اسماعیل شافعی سے
☆ وہ شیخ نفیس الدین سلیمان علوی سے
☆ وہ صاحب قاموس مجد الدین شیرازی سے
☆ وہ شیخ محمد بن یوسف زرندی سے
☆ وہ شیخ صالح بن عبداللہ المعروف بہ ابن الصباغ سے
☆ وہ مؤلف کتاب ھذا امام شیخ حسن بن محمد رضی الدین صغانی سے۔

ارشاد الساری شرح صحیح البخاری

صدر الافاضل سے محمد بن سالم حفنی تک سند بخاری کے مثل شیخ محمد بن سالم حفنی نے روایت کیا شیخ ابن میت سے

☆ انہوں نے شیخ ابوالضیاء شبراملسی سے
☆ انہوں نے شیخ برہان لقانی اور علامہ علی اجہوری سے
☆ شیخ علی اجہوری نے شیخ محمد بن سلامہ بنوفری اور شیخ بدر قرآفی سے
☆ ان دونوں نے اپنے دادا شیخ عبدالرحمٰن اجہوری سے
☆ انہوں نے مؤلف کتاب شہاب احمد بن ابوبکر قسطلانی سے۔

☆ نیز صدر الافاضل سے شیخ برہان لقانی تک سند مذکور کے مثل
☆ شیخ برہان لقانی نے روایت کیا شیخ شمس محمد بن احمد رملی سے
☆ انہوں نے مؤلف کتاب شہاب احمد بن ابوبکر قسطلانی سے۔

کتب سیرت وشمائل کی سند نعیمی

دلائل النبوۃ لامام بیہقی

صدر الافاضل سے عبداللہ بن سالم بصری تک سند بخاری کے مثل شیخ عبد اللہ بن سالم بصری نے روایت کیا شیخ علاؤ الدین بابلی سے

☆ انہوں نے شیخ احمد سنہوری سے
☆ انہوں نے شیخ احمد بن حجر مکی سے
☆ انہوں نے شیخ زکریا بن محمد سے
☆ انہوں نے شیخ حافظ بن حجر سے
☆ انہوں نے شیخ سراج الدین عمر بلقینی سے
☆ انہوں نے شیخ ابوالحجاج یوسف مزی سے
☆ انہوں نے شیخ رشید محمد عامری سے
☆ انہوں نے ابوالقاسم عبدالصمد حرستانی سے
☆ انہوں نے ابوعبداللہ محمد بن فضل فراوی سے
☆ انہوں نے امام ابوبکر احمد بیہقی مؤلف کتاب ھذا سے۔

شفا شریف لقاضی عیاض

صدر الافاضل سے شیخ علاؤ الدین بابلی تک سند سابق کے مثل

☆ وہ شیخ سالم بن محمد سے

☆ وہ شیخ نجم غیطی سے
☆ وہ شیخ زکریا سے
☆ وہ شمس محمد قایانی سے
☆ وہ شیخ سراج عمر بن علی انصاری سے
☆ وہ ابو الفتوح یوسف بن محمد دلاصی سے
☆ وہ ابو الحسن یحییٰ لواتی سے
☆ وہ ابو الحسن یحییٰ ابن محمد بن صائغ سے
☆ وہ مؤلف شفا قاضی عیاض سے۔

مواہب لدنیہ لامام قسطلانی

صدر الافاضل سے محمد بن سالم حفنی تک سند بخاری کے مثل شیخ محمد بن سالم حفنی نے روایت کیا شیخ ابن میت سے
☆ انہوں نے شیخ ابو الضیاء شبراملسی سے
☆ انہوں نے شیخ برہان لقانی اور علامہ علی اجہوری سے
☆ شیخ علی اجہوری نے محمد بن سلامہ بنوفری اور بدر قرآفی سے
☆ ان دونوں نے اپنے دادا شیخ عبد الرحمٰن اجہوری سے
☆ انہوں نے مؤلف کتاب شہاب احمد بن ابو بکر قسطلانی سے۔
☆ نیز صدر الافاضل سے شیخ برہان لقانی تک سند مذکور کے مثل برہان لقانی نے روایت کیا شیخ شمس محمد بن احمد رملی سے

☆ انہوں نے مؤلف کتاب شہاب احمد بن ابو بکر قسطلانی سے۔

بہجۃ المحافل لابراہیم لقانی

صدر الافاضل سے شیخ ابو الضیاء شبراملسی تک سند سابق کے مثل
☆ شیخ ابو الضیاء شبراملسی نے روایت کیا شیخ ابو الامداد ابراہیم لقانی مؤلف کتاب مذکور سے۔

کتب بلاغت معانی و بیان

تلخیص المفتاح والایضاح
لشیخ قزوینی

صدر الافاضل سے محمد بن سالم حفنی تک سند بخاری کے مثل شیخ حفنی روایت کرتے ہیں شیخ عید نمرسی سے
☆ وہ شیخ عبد اللہ بن سالم بصری سے
☆ وہ شیخ علاؤ الدین بابلی سے
☆ وہ شیخ ابو الامداد ابراہیم لقانی سے
☆ وہ شیخ علی بن محمد مقدسی سے
☆ وہ شیخ ابو الحسن بکری سے
☆ وہ شیخ زکریا سے
☆ وہ شیخ ابو نعیم رضوان عقبی سے
☆ وہ شیخ ابو الفداء ابراہیم تنوخی سے
☆ وہ مؤلف قاضی القضاۃ جلال الدین محمد بن عبد الرحمٰن قزوینی سے۔

مطول ومختصر شرح تلخیص المفتاح والایضاح، وبقیہ تصنیفات لسعد الدین تفتازانی

صدر الافاضل سے محمد بن سالم حفنی تک سند بخاری کے مثل شیخ محمد بن سالم حفنی نے روایت کیا شیخ بدیری سے

☆ انہوں نے شیخ ملا عبد الرحیم لاری سے
☆ انہوں نے شیخ سید عبد الکریم کورانی سے
☆ وہ شیخ شمس رملی سے
☆ وہ شیخ زین زکریا سے
☆ ان کی سند شیخ ابیوردی تک
☆ وہ مذکورہ کتب کے مؤلف مسعود بن عمر المعروف بہ سعد الدین تفتازانی سے۔

شیخ ابن عرب شاہ اسفراینی کی اطول شرح تلخیص المفتاح وغیرہ تصانیف

صدر الافاضل سے ملا ابراہیم تک سند سابق کے مثل وہ شیخ زین العابدین بن عبد القادر طبری سے

☆ وہ اپنے والد سے وہ جمال الدین اسفراینی سے
☆ وہ شیخ سید محمد امین بادشاہ سے
☆ وہ کتب مذکورہ کے مصنف شیخ عصام الدین ابراہیم بن محمد اسفراینی سے۔

کتب تصوف وسلوک

امام عبد الکریم قشیری کے رسالہ قشیریہ اور اس کی شرح

صدر الافاضل سے شیخ الاسلام ابو یحییٰ زکریا انصاری تک سند معالم التنزیل کے مثل

☆ انہوں نے کہا خبر دی مجھ کو شیخ عز بن فرات حنفی نے
☆ وہ روایت کرتے ہیں شیخ عبد العزیز ابن جماعہ سے
☆ وہ شیخ ابو فضل بن عساکر سے
☆ وہ شیخ مؤید طوسی سے
☆ وہ شیخ ابو الفتوح عبد الوہاب بن شاہ شاذیاخی سے
☆ وہ مؤلف رسالہ قشیریہ ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن قشیری سے۔

شیخ ابو حفص سہروردی کی کتاب عوارف المعارف

صدر الافاضل سے ابن میت تک سند مطول ومختصر کے مثل وہ روایت کرتے ہیں شیخ ابراہیم کردی سے

☆ ان کی سند ہے ابن حجر عسقلانی تک

☆ وہ شیخ ابو الحسن علی بن محمد دمشقی سے

☆ وہ شیخ سلیمان بن حمزہ مقدسی سے

☆ وہ مؤلف کتاب ھذا امام ابو حفص عمر بن محمد قریشی سہروردی سے۔

فتوحات مکیہ، لمحمد بن عربی مالکی

صدر الافاضل سے شیخ علاء الدین بابلی تک سند بخاری کے مثل شیخ بابلی روایت کرتے ہیں شیخ احمد بن خلیل سبکی سے

☆ وہ شیخ نجم غیطی سے

☆ وہ شیخ بدر مشہدی سے

☆ وہ شیخ محمد بن مقبل حلبی سے

☆ وہ شیخ عبد الوہاب بن یوسف سے

☆ وہ شیخ ابو العباس احمد صالحی سے

☆ وہ شیخ محمد بن محمود بن نجار بغدادی سے

☆ وہ مؤلف فتوحات مکیہ، محی الدین محمد بن علی ابن عربی طائی مالکی سے۔

قوۃ القلوب فی معاملۃ المحبوب للشیخ

ابو طالب مکی

صدر الافاضل سے محمد بن سالم حفنی تک سند بخاری کے مثل شیخ محمد بن سالم حفنی نے روایت کیا شیخ ابن میت سے

☆ ان کی سند جلال الدین سیوطی تک

☆ امام سیوطی نے روایت کیا شیخ شہاب بن احمد حجازی سے

☆ انہوں نے شیخ ابو اسحاق تنوخی سے

☆ انہوں نے شیخ ابو العباس احمد بن ابی طالب الحجار سے

☆ انہوں نے شیخ عبد العزیز بن دلف سے

☆ انہوں نے شیخ ابو الفتح محمد بن یحییٰ بردانی سے

☆ انہوں نے شیخ ابو علی محمد مہدوی سے

☆ انہوں نے شیخ عمر بن ابو طالب سے

☆ انہوں نے اپنے والد محمد بن علی سے

☆ انہوں نے شیخ ابو طالب مکی مؤلف کتاب ھذا سے۔

الحکم، للشیخ تاج الدین اسکندری

صدر الافاضل سے شیخ الاسلام ابو یحییٰ زکریا انصاری تک سند معالم التنزیل کے مثل

☆ وہ شیخ عز عبد الرحیم ابن فرات سے

☆ وہ شیخ عبد الوہاب علی بن سبکی سے

☆ وہ اپنے والد تقی الدین علی بن عبد الکافی سبکی سے

☆ وہ کتاب مذکور کے مؤلف تاج الدین ابو الفضل احمد بن محمد بن عبد الکریم بن عطاء اللہ اسکندری سے۔

احیاء العلوم وبقیہ تصانیف

امام غزالی

صدر الافاضل سے محمد بن سالم حفنی تک سند بخاری کے مثل شیخ حفنی کو اجازت حاصل ہے شیخ بدیری سے

☆ انہیں شیخ ملا ابراہیم سے

☆ انہیں ملا محمد شریف سے

☆ انہیں شیخ ابو اسحاق تنوخی سے

☆ انہیں شیخ تقی الدین سلیمان بن حمزہ سے

☆ انہیں شیخ عمر بن کرم دینوری سے

☆ انہیں شیخ ابو الفرج عبد الخالق بغدادی سے

☆ انہیں شیخ حجۃ الاسلام امام محمد غزالی سے۔

کتب نحو ولغات

الفية ، الكافية الشافية ، تسہیل الفوائد، للشیخ محمد ابن مالک طائی

صدر الافاضل سے شیخ الاسلام ابو یحییٰ زکریا انصاری تک سند معالم التنزیل کے مثل

☆ وہ شیخ صالح بن سراج بلقینی سے
☆ وہ شیخ ابو اسحاق ابراہیم تنوخی سے
☆ وہ شیخ محمود بن سلمان سے
☆ وہ مذکورہ کتب کے مؤلف ابو عبداللہ محمد ابن مالک طائی سے۔

قطر الندیٰ ومغنی اللبیب للشیخ جمال الدین بن ہشام

صدر الافاضل سے محمد بن سالم حفنی تک سند بخاری کے مثل شیخ محمد بن سالم حفنی نے روایت کیا ابن میت سے

☆ انہوں نے شیخ احمد بن عبداللطیف بشبیشی اور منصور طوخی سے
☆ ان دونوں نے شیخ سلطان مزاحی سے

☆ انہوں نے شیخ ابو بکر بن اسماعیل شنوانی سے
☆ انہوں نے شیخ جمال سیدی یوسف سے
☆ انہوں نے اپنے والد شیخ الاسلام زکریا سے
☆ انہوں نے شیخ حافظ ابن حجر سے
☆ انہوں نے شیخ محبّ محمد بن عبداللہ سے
☆ انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن یوسف بن ہشام سے
☆ انہوں نے کتب مذکورہ کے مؤلف شیخ جمال الدین ابو عبداللہ بن یوسف بن ہشام سے۔

کتب اوراد واذکار

حلیۃ الابرار المعروف

بہ حزب النووی

صدر الافاضل کو اجازت وسند حاصل ہے مولانا محمد گل سے بطریق علامہ شرقاوی محمد بن سالم حفنی تک سند بخاری کے مثل محمد بن سالم حفنی نے کہا کہ مجھے اجازت دی شیخ محمد بن علی علوی نے

☆ انہیں محمد بن سعد الدین نے

☆ انہیں محمد بن ترجمان نے

☆ انہیں عبدالوہاب شعرانی نے

☆ انہیں برہان بن ابی شریف مقدسی نے

☆ انہیں بدر قبابی عبدالرحمٰن بن عمر نے

☆ انہیں محمد بن خباز نے

☆ انہیں امام نووی نے۔

مسلسلات

حضور صدر الافاضل کو بطریق مولانا محمد گل علامہ شرقاوی سے ان کتب مذکورہ کے علاوہ آٹھ احادیث کی مسلسلات کی اجازت بھی حاصل ہے، جنہیں حضور صدر الافاضل نے اپنی عربی تصنیف "**الکتاب المستطاب المحتوی علی الاسانید الصحیحہ المعروف بہ ثبت نعیمی**" میں درج فرمایا ہے، ہم انہیں یہاں نقل کرتے ہیں:

حدیث مسلسل "أنا أحبک"

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَامُعاذُ وَاللّٰهِ اِنِّی لَأُحِبُّکَ فَقَالَ أُوصِيکَ يَا مُعاذُ لَاتَدَعَنَّ فِی دُبُرِ كُلِ صلوةٍ تَقُولُ أَللّٰهُمَّ أَعِنِّی عَلٰی ذِكرِکَ وَشُكرِکَ وَحُسنِ عِبَادَتِکَ.

(نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے معاذ خدا کی قسم میں تم سے محبت فرماتا ہوں فرمایا میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ کہنا مت چھوڑنا کہ اے اللہ اپنے ذکر اور شکر اور اچھی عبادت میں میری مدد فرما)

[سنن ابوداؤد، ج ۱ ص ۲۱۳، کتاب الصلاۃ، مسند الفردوس (۱/۴۷۰)]

سند ملاحظہ ہو:

حضور صدر الافاضل سے فرمایا ان کے شیخ محمد گل کابلی نے میں تم سے محبت کرتا ہوں

☆ **ان سے ان کے شیخ سید محمد مکی کتعی نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں**

☆ **ان سے ان کے والد سید محمد صالح کتعی نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں**

☆ **ان سے سید محمد بن سید حسین کتعی نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں**

☆ **ان سے امام صاوی خلوتی نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں**

☆ **ان سے علامہ شرقاوی نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں**

☆ **ان سے ان کے شیخ علی بن عدوی المعروف بہ صعیدی نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں**

☆ **ان سے شیخ محمد بن احمد عقیلہ نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں**

☆ **ان سے عبداللہ بن سالم بصری نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں**

☆ **ان سے شیخ شمس محمد بن علاء الدین بابلی نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں**

☆ **ان سے علی بن محمد نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں**

☆ **ان سے ابراہیم بن عبدالرحمٰن علقمی نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں**

☆ **ان سے ابوالفضل جلال الدین سیوطی نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں**

☆ **ان سے ابوطیب احمد حجازی نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں**

☆ **ان سے قاضی القضاۃ مجد الدین اسماعیل حنفی نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں**

☆ **ان سے حافظ ابوسعید علائی نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں**

☆ **ان سے احمد بن محمد ارموی نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں**

☆ **ان سے عبدالرحمٰن ابن مکی نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں**

☆ ان سے ابو طاہر ابن سلفی نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں
☆ ان سے محمد بن عبدالکریم نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں
☆ ان سے ابو علی بن شاذان نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں
☆ ان سے احمد بن سلیمان نجاد نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں
☆ ان سے ابو بکر بن ابی دنیا نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں
☆ ان سے حسن بن عبدالعزیز حروی نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں
☆ ان سے عمرو بن ابی سلمہ تنیسی نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں
☆ ان سے حکم بن عبدہ نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں
☆ ان سے حیوۃ بن شریح نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں
☆ ان سے عقبہ بن مسلم نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں
☆ ان سے ابو عبدالرحمٰن حبلی نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں
☆ ان سے شیخ صنابحی نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں
☆ ان سے صحابی رسول حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں
☆ حضرت معاذ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں۔

حدیث مسلسل ''بالتشبیک''

قال ابوهريرة رضى الله تعالىٰ عنه شبك بيدى ابوالقاسم صلى الله عليه وسلم وقال النبى صلى الله عليه وسلم خلق الله الارض يوم السبت والجبال يوم الاحد والشجريوم الاثنين والمكروه يوم الثلاثة والنوريوم الاربعاء والدواب يوم الخميس وآدم عليه السلام يوم الجمعة

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مقدس انگلیاں حضرت ابو ہریرہ کی انگلیوں میں ڈال کر مذکورہ بالا حدیث پاک بیان فرمائی،

☆ حضرت ابو ہریرہ نے عبداللہ بن رافع کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان فرمائی
☆ انہوں نے ایوب بن خالد انصاری کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان فرمائی
☆ انہوں نے صفوان بن سلیم کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان فرمائی
☆ انہوں نے ابراہیم بن ابو یحییٰ کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان فرمائی
☆ انہوں نے شیخ حسن کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان

فرمائی
☆ انہوں نے شیخ عبدالعزیز بن حسن بن شرو دصنعانی کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان فرمائی
☆ انہوں نے شیخ ابوالحسن محمد بن طالب کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان فرمائی
☆ انہوں نے شیخ احمد بن عبدالعزیز بکی کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان فرمائی
☆ انہوں نے شیخ جعفر مستغفری کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان فرمائی
☆ انہوں نے شیخ ابو محمد حسن سمرقندی کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان فرمائی
☆ انہوں نے شیخ اسماعیل تیمی کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان فرمائی
☆ انہوں نے شیخ ابوالفرج یحییٰ ثقفی کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان فرمائی
☆ انہوں نے شیخ عمر بن سعید حلبی کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان فرمائی
☆ انہوں نے شیخ ابوالحسن مقدسی کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان فرمائی

☆ انہوں نے شیخ ابو حفص مزی کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان فرمائی
☆ انہوں نے شیخ حافظ بن جزری کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان فرمائی
☆ انہوں نے شیخ کمال الدین ابن امام الکمالیہ کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان فرمائی
☆ انہوں نے شیخ جلال سیوطی کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان فرمائی
☆ انہوں نے شیخ شمس کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان فرمائی
☆ انہوں نے شیخ ابراہیم علقمی کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان فرمائی
☆ انہوں نے شیخ احمد بن محمد خفاجی کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان فرمائی
☆ انہوں نے شیخ احمد بن محمد مغربی کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان فرمائی
☆ انہوں نے شیخ صالح حسین بن عبدالرحیم کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان فرمائی
☆ انہوں نے شیخ عقیلہ کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان

فرمائی

☆ انہوں نے شیخ علی بن عدوی المعروف بہ صعیدی کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان فرمائی

☆ انہوں نے شیخ شرقاوی کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان فرمائی

☆ انہوں نے شیخ صاوی خلوتی کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان فرمائی

☆ انہوں نے سید محمد بن سید حسین کتبی کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان فرمائی

☆ انہوں نے سید محمد صالح کتبی کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان فرمائی

☆ انہوں نے سید محمد مکی کتبی کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان فرمائی

☆ انہوں نے شیخ محمد گل کابلی کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان فرمائی

☆ انہوں نے صدر الافاضل محمد نعیم الدین مراد آبادی کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر حدیث بیان فرمائی

حدیث مسلسل ''بقبض اللحیة''

عَن أَنَسِ بنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَايَجِدُ عَبدٌ حَلَاوَةَ الايُمَانِ حَتّٰى يُؤمِنَ بِالقَدرِ خَيرِهٖ وشَرِّهٖ، حُلوِهٖ وَمُرِّهٖ وقَبَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَلٰى لِحيَتِهٖ وَقَالَ امنتُ بِالقدرِ خَيرِهٖ وشَرِّهٖ، حُلوِهٖ وَمُرِّهٖ" [کنز العمال، ۱/۱۲۶]

(انس بن مالک سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بندہ جب تک تقدیر کی اچھائی برائی کڑواہٹ مٹھاس پر ایمان نہیں لائے گا ایمان کی حلاوت نہیں پائے گا اور نبی کریم ﷺ نے اپنی داڑھی پکڑ کر فرمایا کہ میں تقدیر کی اچھائی برائی کڑواہٹ مٹھاس پر ایمان لایا)

پھر حضرت انس بن مالک نے اپنی داڑھی پکڑ کر سرکار کے بیان کردہ الفاظ کو دہرایا حضرت انس سے اس حدیث کو یزید رقاشی نے روایت کرنے کے بعد اپنی داڑھی پکڑ کر انہیں الفاظ کو دہرایا، اور یہ تسلسل نیچے کو بطریق علامہ شرقاوی ،مولانا محمد گل تک رہا انہوں نے صدر الافاضل سے اپنی داڑھی پکڑ کر سرکار کے بیان کردہ الفاظ کو دہرا کر حدیث کی اجازت عطا فرمائی۔سند ملاحظہ ہو۔

☆ شیخ عقیلہ تک سند سابق کے مثل

☆ انہیں اجازت دی شیخ حسن بن علی عجیمی نے

☆ انہیں شیخ عیسیٰ بن محمد نے

☆ انہیں شیخ اجہوری نے

☆ انہیں شیخ محمد بن رضی غزی نے

☆ انہیں شیخ ابو الفتح محمد مزی نے

☆ انہیں شیخ ابن جزری نے

☆ انہیں شیخ محمد بن محمد نحاس نے

☆ انہیں شیخ عبدالرحمٰن ذھبی نے

☆ انہیں شیخ ابو العباس احمد بعلی نے

☆ انہیں شیخ ابو الفرح احمد بعلی نے

☆ انہیں شیخ عبداللہ بن اسماعیل مرداوی نے

☆ انہیں شیخ ابو الفرج یحییٰ بن محمود ثقفی نے

☆ انہیں شیخ ان کے دادا اسماعیل بن محمد تیمی نے

☆ انہیں شیخ ابو بکر احمد بن علی شیرازی نے

☆ انہیں شیخ محمد بن عبداللہ حاکم نیساپوری نے

☆ انہیں شیخ زبیر عبدالواحد اسد آبادی نے

☆ انہیں شیخ ابو الحسن یوسف بن عبدالاحد نے

☆ انہیں شیخ سلیمان بن شعیب کیسانی نے

☆ انہیں شیخ سعید آدم نے

☆ انہیں شیخ ھھاب بن خراش نے

☆ انہیں شیخ یزید رقاشی نے

☆ انہیں انس بن مالک نے

☆ انہیں نبی کریم ﷺ نے

حدیث مسلسل ''قراءة سورة الفاتحہ''

شَمْهَرُوْشُ الجِنِّيقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يقرأُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسَمِعْتُه يقولُ مَالِكِ بِالمَدِّ.

(شمہروش الجنی فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو سورہ فاتحہ پڑھتے سنا اور میں نے سنا ان کو مالک مد کے ساتھ پڑھ رہے تھے)[ثبت نعیمی، ص۱۶]

علی بن عدوی المعروف بہ صعیدی تک سند سابق کے مثل

☆ ابراہیم بن موسی فیومی

☆ محمد بن عیسیٰ برلسی

☆ سید جزیری

☆ قاضی شمہروش جنی

☆ نبی کریم ﷺ

نبی کریم ﷺ نے سورہ فاتحہ تلاوت فرمائی اور قاضی شمہروش جنی صحابی نے اسے سماعت فرمایا

☆ حضرت شمہروش سے ابراہیم بن موسی فیومی نے مذکورہ سورہ سماعت کی

☆ ان سے علامہ شرقاوی استاذ شیخ صعیدی نے سورہ فاتحہ سماعت کی

☆ ان سے علامہ شرقاوی نے سورہ فاتحہ سماعت کی

☆ ان سے امام صاوی نے سورہ فاتحہ سماعت کی

☆ ان سے سید محمد بن سید حسین کتبی نے سورہ فاتحہ سماعت کی

☆ ان سے سید محمد صالح کتبی نے سورہ فاتحہ سماعت کی

☆ ان سے سید محمد مکی کتبی نے سورہ فاتحہ سماعت کی

☆ ان شیخ محمد گل کابلی نے سورہ فاتحہ سماعت کی

☆ ان سے صدر الافاضل سید نعیم الدین نے سورہ فاتحہ سماعت کی۔

حدیث مسلسل " بالحفاظ "

"عَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت كُنَّ ازواجُ النَّبِيِّ صلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَاخُذنَ مِن رُؤُوسِهن حَتّٰى تَكُونَ كَالوَفرَة"

[صحیح مسلم (۱/۱۴۸)](حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی بیویاں کاندھے تک اپنے بالوں کولے لیتی تھیں(یعنی کاندھے سے زائد جو بال ہوتے انہیں کاٹ لیتی تھیں)

اس حدیث پاک کا سلسلۂ روایت وسند حضور صدر الافاضل سے بطریق علامہ محمد گل کابلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک منتہی ہے۔

اس حدیث کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے رواۃ حفاظ الحدیث تھے بایں وجہ اس کا نام "مسلسل بالحفاظ" مشہور ہے۔

شیخ علی عجیمی تک سند "الحديث المسلسل بقبض اللحية" کے مثل وہ روایت کرتے ہیں حافظ محمد بن علاء الدین بابلی اور حافظ عبد السلام لقانی سے

☆ یہ دونوں حافظ سالم بن محمد سنہوری سے

☆ وہ حافظ نجم غیطی سے

☆ وہ حافظ زکریا انصاری سے

☆ وہ حافظ تقی الدین محمد بن محمد ہاشمی سے

☆ انہوں نے کہا کہ خبر دی مجھے حافظ جمال الدین ابو حامد قرشی

☆ اور زین الدین ابو الفضل عراقی

☆ اور حافظ نور الدین علی ہیثمی نے

☆ ان تینوں نے کہا کہ خبر دی ہمیں خلیل بن کیکلدی علائی نے

☆ انہیں خبر دی حافظ ابو عبد اللہ محمد ذہبی نے

☆ انہیں حافظ ابو الحجاج یوسف مزی نے

☆ انہیں ابو عبد اللہ محمد بن عبد الخالق بن طرخان نے

حفاظ کے طریق پر دوسری سند

☆ کہا حافظ ابو حامد ابن ظہیرہ نے

☆ خبر دی ہمیں قاضی عز الدین بن جماعہ نے

☆ انہیں حافظ شرف الدین دمیاطی نے

☆ انہیں حافظ زکی الدین بن منذری نے

☆ انہیں حافظ ابو الحسن علی بن المفضل المقدسی نے

☆ انہیں حافظ ابو طاہر احمد سلفی نے

☆ انہیں حافظ ابو الغنائم محمد نرسی نے

☆ انہیں حافظ ابو نصر علی بن ہبۃ اللہ بن ماکولا نے

☆ انہیں حافظ ابو بکر احمد خطیب نے

☆ انہیں حافظ ابو حازم عبدری نے

☆ انہیں حافظ ابو عمر محمد ابن مطر نے

☆ انہیں ابراہیم بن یوسف ہسنجانی نے

☆ انہیں حافظ فضل بن زیاد قطان نے

☆ انہیں زہیر بن حرب ابو خیثمہ نے

☆ انہیں یحییٰ بن معین نے

☆ انہیں علی بن مدینی نے

☆ انہیں عبید اللہ بن معاذ نے

☆ انہیں ان کے باپ نے

☆ انہیں شعبہ نے

☆ انہیں ابو بکر بن حفص نے

☆ انہیں ابو سلمہ نے

☆ انہیں عائشہ صدیقہ نے رضی اللہ عنہا۔

حدیث مسلسل " بالمحمدین "

عَن أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ رَأى فِي بَيتِهَا جَارِيَةً فِي وَجهِهَا سَفعَةٌ فَقَالَ اِستَرقُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظرَة۔

[ام سلمہ سے مروی ہے کہ ان کے گھر میں نبی کریم ﷺ نے ایک لونڈی کو دیکھا اس کے چہرے میں نشان تھے فرمایا اس

پر پڑھ کے دم کرو کہ اسے نظر لگ گئی ہے)

[صحیح بخاری، باب رقیۃ العین (ج۲، ص۸۵۴) صحیح مسلم، باب استحباب الرقیۃ من العین (ج۲ص۲۲۳)]

اس حدیث پاک کا سلسلۂ روایت وسند حضور صدر الافاضل سے بطریق علامہ محمد گل کابلی بارگاہ رسالت تک منتہی ہے۔

اس حدیث کی خصوصیت یہ ہے کہ اس حدیث کے اکثر رواۃ کے نام محمد ہیں اس وجہ سے اس حدیث کا نام مسلسل " بالمحمدین " ہے۔

شیخ علی عجیمی تک سند " الحديث المسلسل بقبض اللحية" کے مثل

☆ وہ شیخ محمد بن سلیمان مغربی سے

☆ وہ شیخ محمد مرابط بن محمد دلائی سے

☆ وہ اپنے والد سے

☆ وہ شیخ محمد قصار سے

☆ وہ شیخ محمد بن عبد الرحمٰن یسیتنی سے

☆ وہ شیخ محمد بن غازی سے

☆ وہ شیخ محمد سخاوی سے

☆ وہ شیخ محمد بن مقبل سے

☆ وہ شیخ محمد بن ابو عمر سے

☆ وہ شیخ محمد بن عبد الواحد سے

☆ وہ شیخ محمد بن مکی سے

☆ وہ شیخ محمد بن ابو بکر عمر مدینی سے

☆ وہ شیخ محمد بن طاہر مقدسی سے
☆ وہ شیخ محمد بن عبد الواحد بزار سے
☆ وہ شیخ محمد بن علی بن حمدان سے
☆ وہ شیخ محمد بن مکی کشمیہنی سے
☆ وہ شیخ محمد بن یوسف فربری سے
☆ وہ شیخ محمد بن اسماعیل بخاری سے
☆ وہ شیخ محمد بن خالد سے
☆ وہ شیخ محمد بن وہب سے
☆ وہ شیخ محمد بن حرب سے
☆ وہ شیخ محمد بن ولید زبیدی سے
☆ وہ شیخ محمد بن مسلم زہری سے
☆ وہ شیخ عروہ بن زبیر سے
☆ وہ زینب بنت ابوسلمہ سے
☆ وہ ام سلمہ سے
☆ وہ نبی کریم ﷺ سے

حدیث مسلسل

”بروایۃ الأبناء عن الآباء“

”أَبِی عَبدِاللّٰہِ یَقُولُ سَمِعتُ أَبِی عَبدِاللّٰہِ یَقُولُ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَیَقُولُ مَا اجتَمَعَ قَومٌ عَلٰی ذِکرِ اللّٰہِ اِلَّا حَفَّتھُمُ المَلٰئِکَۃُ وَغَشِیَتھُمُ الرَّحمَۃُ“

(ابو عبداللہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو سنا فرمارہے تھے کہ جب قوم اللہ کا ذکر کرنے کے لیے اکٹھا ہوتی ہے تو اس کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ڈھانپ لیتی ہے)

[صحیح مسلم ،باب فضل اجتماع علی تلاوۃ القران علی الذکر (۳۴۵/۲)]

اس حدیث پاک کا سلسلہ روایت وسند حضور صدر الافاضل سے بطریق علامہ شرقاوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک منتہی ہے۔

اس حدیث پاک کی خصوصیت یہ ہے کہ لگ بھگ تمام رواۃ نے اس حدیث کو اپنے والد سے روایت کیا ہے اس لئے اس حدیث کا نام ”الحدیث المسلسل بروایۃ الابناء عن الآباء“ پڑ گیا۔

☆ شیخ عقیلہ تک سند سابق کے مثل
☆ شیخ عقیلہ روایت کرتے ہیں احمد بن محمد نخلی سے
☆ وہ شیخ زین العابدین طبری سے وہ
☆ وہ اپنے والد شیخ عبد القادر
☆ وہ اپنے دادا شیخ یحییٰ سے
☆ وہ اپنے دادا شیخ محبّ سے
☆ وہ شیخ ابوالفتح مراغی سے
☆ وہ شیخ خجندی سے
☆ وہ شیخ علائی سے
☆ انہوں نے کہا کہ خبر دی ہمیں شیخ قاسم بن مظفر عسکری نے
☆ خبر دی انہیں کریمہ بنت عبد الواحد نے
☆ انہوں نے کہا خبر دی مجھے ابوالمطہر قاسم بن فضل صیدلانی اور محمد بن علی باغبان نے
☆ انہوں نے کہا کہ ہم نے سنا شیخ ابواسد سے
☆ انہوں نے شیخ ابواللیث سے
☆ انہوں نے شیخ ابوسلیمان سے
☆ انہوں نے شیخ ابوالاسود
☆ وہ شیخ ابوسفیان سے
☆ وہ شیخ ابویزید سے

☆ وہ شیخ ابواکینہ سے
☆ وہ شیخ ابوعبداللہ سے
☆ وہ نبی کریم ﷺ سے

حدیث مسلسل بالمصافحہ

رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ أَنَّہُ قَالَ مَن صَافَحَنِی أَوصَافَحَ مَن صَافَحَنِی دَخَلَ الجَنَّۃَ

نبی کریم ﷺ سے مروی ہے فرمایا جس نے مجھ سے مصافحہ کیا یا مجھ سے مصافحہ کرنے والے سے مصافحہ کیا وہ جنت میں داخل ہوا۔

علامہ شرقاوی کی مذکورہ بالا مسلسلات سبعہ ان کے شیخ علی صعیدی عدوی کے طریق پر تھیں۔ لیکن یہ حدیث مسلسل بالمصافحہ علامہ شرقاوی کے استاد و مرشد شیخ محمد بن سالم حفنی کے طریق پر ہے۔

حضور صدر الافاضل نے مصافحہ کیا شیخ مولانا گل سے
☆ انہوں نے مصافحہ کیا شیخ سید محمد مکی کتبی سے
☆ انہوں نے مصافحہ کیا سید محمد صالح کتبی سے
☆ انہوں نے مصافحہ کیا سید محمد بن سید حسین کتبی سے
☆ انہوں نے مصافحہ کیا امام صاوی خلوتی سے
☆ انہوں نے مصافحہ کیا علامہ شرقاوی سے
☆ انہوں نے مصافحہ کیا شیخ محمد بن سالم حفنی سے

☆ انہوں نے مصافحہ کیا شیخ محمد بن محمد بدیری سے
☆ انہوں نے مصافحہ کیا شہاب الدین احمد بن محمد بن احمد دمیاطی سے
☆ انہوں نے مصافحہ کیا فقیہ احمد بن عجیل یمنی سے
☆ انہوں نے مصافحہ کیا شیخ تاج الدین نقشبندی ہندی سے
☆ انہوں نے مصافحہ کیا عبدالرحمٰن المعروف بہ حاجی رمزی سے
☆ انہوں نے مصافحہ کیا حافظ علی اوبہی سے
☆ انہوں نے مصافحہ کیا شیخ محمود استقراری سے
☆ انہوں نے مصافحہ کیا ابوسعید حبشی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے
☆ انہوں نے مصافحہ کیا سیدالاولین والآخرین وامام المرسلین
سیدنا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب علیہ ﷺ سے''

شیخ محمد عابد انصاری ایوبی کے طریق پر بخاری کی سند

صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی کو بخاری شریف کی قراءۃ وسماعاً اجازت وسند حاصل ہے

☆ شیخ الکل محمد گل کابلی سے
☆ انہیں شیخ سید محمد مکی کتعی سے
☆ وہ روایت کرتے ہیں شیخ سید محمد صالح کتعی سے
☆ وہ شیخ سید محمد بن حسین کتعی سے
☆ وہ سید عبداللہ بخاری المعروف بہ کوچک سے
☆ وہ شیخ محمد عابد خزرجی ایوبی سے
☆ وہ صالح بن محمد عمری مسوفی سے
☆ وہ شیخ محمد بن سنہ سے
☆ وہ شریف محمد بن عبداللہ سے
☆ وہ شیخ محمد بن خلیل المعروف بہ ابن ارکماش سے
☆ وہ حافظ ابن حجر عسقلانی سے
☆ وہ ابومحمد عبداللہ بن سلیمان مکی سے

☆ وہ ابواحمد ابراہیم طبری سے
☆ انہیں خبر دی ابوقاسم عبدالرحمٰن بن ابی حرمی مکی نے
☆ انہیں خبر دی ابوالحسن علی بن عمار طرابلسی نے
☆ انہیں خبر دی ابومکتوم عیسیٰ ہروی نے
☆ انہیں خبر دی ان کے والد نے
☆ وہ روایت کرتے ہیں اپنے شیوخ
☆ ابومحمد عبداللہ حمویہ سرخسی اور ابواسحاق ابراہیم بن احمد مستملی اور ابوہیثم محمد بن محمد کشمیہنی سے
☆ وہ سب کے سب ابوعبداللہ محمد بن یوسف فربری سے وہ شیخ محمد بن اسماعیل بخاری سے

محمد امیر کبیر کے طریق پر معجم الکبیر لطبرانی کی سند

صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی نے روایت کیا اسے شیخ الکل محمد گل کابلی سے

☆ انہوں نے شیخ سید محمد مکی کتعی سے
☆ وہ روایت کرتے ہیں شیخ سید محمد صالح کتعی سے
☆ وہ شیخ سید محمد بن حسین کتعی سے
☆ وہ امیر کبیر سے
☆ وہ شیخ محمد بن سالم حفنی سے
☆ فخر علی بن بخاری تک سند معالم التنزیل کے مثل
☆ وہ ابوجعفر صیدلانی سے
☆ وہ فاطمہ بنت عبداللہ جوزدانیہ سے
☆ وہ شیخ محمد بن ریذہ اصفہانی سے
☆ وہ شیخ طبرانی سے

دلائل الخیرات اور صاحب دلائل الخیرات کا تعارف

صاحب دلائل الخیرات:

کتاب مستطاب دلائل الخیرات کے مصنف شہسوار میدان طریقت عامل قوانین شریعت، مستغرق عبادت وریاضت، صاحب کشف وکرامت، عارف باللہ حضرت العلام امام سید محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن سلیمان جزولی علیہ الرحمہ ۸۰۷ھ مطابق ۱۴۰۴ء کو اس دار فانی پر تشریف لائے۔ مختلف اولیاء وعلماء کی بارگاہ سے اکتساب فیض کیا۔ شیخ ابو عبد اللہ امغاز شریف حسنی کے مرید ہوئے اور سلسلہ شاذلی کو فروغ دینے میں مصروف ہوگئے۔ بارہ ہزار چھ سو پینسٹھ کم وبیش مریدین کو اپنی بارگاہ سے فیضیاب فرمایا ہمہ وقت قرآن کی تلاوت، درود شریف اور دیگر اوراد ووظائف میں مشغول رہتے۔ ایک دن رات میں ڈیڑھ قرآن شریف اور دوبار دلائل الخیرات پڑھنا عادت میں شامل تھا۔ جب حج کے لئے تشریف لے گئے تو سات برس تک حرمین شریفین میں مقیم رہے، کم وبیش تین برس مسجد نبوی میں معتکف رہے اور زیادہ تر وقت دلائل الخیرات پڑھنے میں گزارتے۔

حضرت موصوف نے تصنیفی خدمات بھی انجام دیں۔ قریب بارہ کتابیں آپ نے تحریر فرمائیں جن میں سے چار کتابیں درود شریف کے موضوع پر ہیں۔ اس میں سے ایک کتاب مسمی بہ "دلائل الخیرات" جو درود شریف کے

موضوع پر ہے۔ اور پوری دنیا میں شہرت وپذیرائی حاصل کر چکی ہے۔

۸۷۰ھ ۱۴۶۵ء علاقہ فالس کے افغال نامی قریہ میں زہر کے اثر سے نماز فجر کے دوران عین سجدہ کی حالت میں آپ نے جان جان جاناں کے سپرد فرمائی اور وہیں مسجد کے صحن میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ مدت مدید تک آپ کی قبر سے خوشبو آتی رہی اور لوگوں کے قلوب واذہان کو معطر کرتی رہی، لیکن ۷۷ برس کے بعد سلطان ابو العباس سید احمد بن محمد اعرج سعدی کی مرضی پر آپ کے جسد اطہر کو افغال سے شہر مراکش میں منتقل کیا گیا دیکھنے والوں نے دیکھا کہ آپ کا جسد اطہر بالکل صحیح وسالم مثل حیات تھا۔ روض العروس محلّہ میں مسجد کے پہلو میں آپ کے جسد اقدس کو دوبارہ سپرد خاک کیا گیا۔ اور آپ کی قبر کو بہترین مزار کی شکل دیدی گئی۔ آج بھی آپ کا مزار لوگوں کی عقیدت ومحبت کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اللہ آپ کے فیوض وبرکات سے ہمیں مالا مال فرمائے۔

ہم یہاں اپنے موضوع کے پیش نظر، اس کتاب کی اہمیت وافادیت اور اس کی مدح وثنا پر مشتمل مشاہیر زمانہ شخصیات کے اقوال زریں کے تناظر میں قدرے تعارف پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

تعارف دلائل الخیرات:

شیخ الکل مولانا محمد گل علیہ الرحمہ نے درج ذیل الفاظ میں دلائل الخیرات کی مدح سرائی فرمائی۔

امام جزولی کے تعلق سے ہم نے کتاب "دلائل الخیرات کی سند نعیمی" تالیف مولانا عبد الحق صاحب مطبع شرکت پرنٹنگ پریس لاہور سے استفادہ کیا ہے۔

دلائل الخيرات جليلة المقدار عالية المنار بادية الانوار اشتملت على ذكر الله وعلى الصلوة والسلام على رسول الله وهما مامور بهما في الكتاب العزيز والسنة السنية ويتقرب بهما الصالحون في كل بكرة وعشية. (۱)

سراج الامت علوم عقلیہ ونقلیہ کے بحر ناپیدا کنار حضرت العلام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ اس کی اہمیت وافادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

"دلائل الخیرات کہ اس زمانہ میں ملک عرب میں بکثرت لوگ اس سے اشتغال رکھتے ہیں اگر کوئی کسی خاص مطلب میں اس سے عطائے الٰہی کا نزول چاہے اس شرط پر کہ اس کا نفس بھی فی الجملہ ایک ہمت وتاثیر رکھتا ہو تو جب یہ فتح حاصل ہوجاتی ہے تو وہ شخص اس معنی کو اس عمل سے برقرار رکھتا ہے اور اس کو اپنے حصول مقاصد کا وسیلہ بنالیتا ہے اور ہرگز اس کی تاثیر کے خلاف نہیں کرتا۔" (۲)

پیر کرم شاہ ازہری فرماتے ہیں:

"دلائل الخیرات درود پاک کے ان تمام صیغوں پر مشتمل ہے جو مختلف اسناد سے مروی ہیں اور اس کو اتنا قبول عام نصیب ہوا کہ تمام سلاسل تصوف میں اس کی تلاوت کی جاتی ہے اور اس کو باعث سعادت ونجات تصور کیا جاتا ہے۔ برصغیر پاک وہند کے چاروں

(۱) ثبت نعیمی ص ۲۵
(۲) دلائل الخیرات کی سند نعیمی ص ۳۴، ۳۵

مشہور سلسلوں چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ اور نقشبندیہ میں اس وظیفہ کو پابندی سے پڑھا جاتا ہے اور جن اہل دل حضرات نے اس کو اپنا معمول بنایا ہے انہیں ان برکات کا ذاتی مشاہدہ ہے جو اس کے طفیل بارگاہ الٰہی سے انہیں ارزانی ہوتی ہیں۔" (۱)

ملک مصر کے مشہور شافعی عالم حضرت العلام محمود سعید ممدوح فرماتے ہیں۔

"قرآن مجید کے بعد یہ سب سے اہم ونمایاں کتاب ہے جو بکثرت سونے کے پانی سے لکھی ومزین کی گئی"

نیز یہ بھی فرمایا:

"درود شریف بکثرت پڑھا کریں اور اس کے لئے کوئی سا بھی درود شریف انتخاب کرلیں، لیکن میں تجویز کروں گا کہ دلائل الخیرات پڑھیں اس لئے کہ یہ اولیاء وصالحین کے ہاں مقبول ورائج ہے اور مزید یہ کہ اس کی ترتیب انتہائی آسان رکھی گئی ہے۔" (۲)

دمشق کے مشہور شافعی عالم صاحب شیخ سید عبد العزیز بن محمد سہیل الخطیب جیلانی خطیب وامام جامع مسجد درویشیہ، نے اپنی مسجد میں سو کے قریب خطبات میں ۹۴ عبقری شخصیات کے حالات بیان فرمائے بعدہٗ ان خطبات کو یکجا فرما کر "**نفحات منبرية في الشخصيات الاسلاميه**" کے نام سے کتابی شکل میں شائع فرمایا۔

آپ نے فرمایا:

"اے ایمان والے بھائیو! آج ہم جس اسلامی شخصیت کی یاد تازہ

(۱) مرجع سابق ص: ۳۴
(۲) حوالہ سابق ص ۸

کریں گے ان کی وجہ شہرت ایک کتاب ہے ایسی کتاب جو مقبولیت میں دیگر مصنفین کی کتب اور شروح وحواشی پر سبقت لے گئی اور اس نے مشرق ومغرب کی اسلامی دنیا کے عام وخاص کے دلوں کو جلا بخشی۔ بلکہ بعض اہل اللہ کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں عطا کی۔اس کتاب کو اہل اللہ نے زبانی یاد کیا اور علماء واخیار نے اسے چھونا بھی بابرکت قرار دیا کیوں؟ اس لئے کہ یہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت صلوۃ وسلام پر مبنی ہے۔ہماری مراد درود شریف کا عظیم مجموعہ ''دلائل الخیرات'' ہے۔''(۱)

الغرض اس کتاب کی ،اہمیت ،افادیت ،شہرت وقبولیت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ دنیا کے عظیم کتب خانوں میں آج بھی اس کے قلمی نسخے جو سونے کے پانی سے لکھے ہوئے ہیں موجود ہیں۔اس کتاب کی اسی اہمیت وافادیت کے پیش نظر علماء ومشائخ میں اس کے پڑھنے اور دوسروں کو اس کے پڑھنے کی سند واجازت دینے کا معمول تھا اور اب بھی ہے۔حضور صدرالافاضل علیہ الرحمہ کو آپ کے پیرومرشد استاد ومربی شیخ الکل مولانا محمد گل علیہ الرحمہ نے بھی اس کے پڑھنے کی اجازت وسند مرحمت فرمائی۔

ہم یہاں دلائل الخیرات کی سند نعیمی نقل کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

(۱) مرجع سابق ص:۸

دلائل الخیرات کی سند نعیمی

حضور صدرالافاضل کو دلائل الخیرات پڑھنے کی سند واجازت عطا فرمائی

☆ حضور شیخ الکل مولانا محمد گل نے انہیں
☆ شیخ سید محمد مکی بن محمد صالح کتبی نے انہیں
☆ شیخ سید محمد صالح بن محمد حسین کتبی نے انہیں
☆ شیخ سید محمد بن حسین کتبی نے انہیں
☆ شیخ محمد بن محمد سنباوی امیر کبیر نے انہیں
☆ شیخ شہاب احمد بن حسن جوہری نے انہیں
☆ شیخ سید محمد طیب نے انہیں
☆ ان کے والد عبداللہ بن ابراہیم شریف نے انہیں
☆ شیخ علی بن احمد انجری نے انہیں
☆ شیخ عیسیٰ بن حسن مصباحی شہید نے انہیں
☆ شیخ محمد بن علی طالب نے انہیں
☆ شیخ عبداللہ بن محمد عجال غزوانی علیہ الرحمہ نے انہیں
☆ شیخ عبدالعزیز بن عبدالحق حرار تباع علیہ الرحمہ نے انہیں
☆ دلائل الخیرات کے مصنف شیخ سید محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر بن سلیمان جزولی علیہ الرحمہ والرضوان نے۔

صدرالافاضل کی سند خلافت

شیخ الکل نے صدرالافاضل کو درج ذیل الفاظ میں قادری سلسلہ کی اجازت وخلافت عطا فرمائی۔

فیقول العبد الحقیر المعتصم بذیل سید الرسل محمد گل قد اجزت وخلفت حضرت الفاضل الکامل مولانا سید محمد نعیم الدین ابن مولانا محمد معین الدین المرادآبادی البستہ خرقۃ الخلافۃ وامرتہ بکلمۃ التوحید واجزتہ ایضا بان یخلف من شاء من المؤمنین الصالحین الخ(۱)

ذیل میں ہم شجرۂ بیعت نقل کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

شجرۂ بیعت بسند اول

☆ رسول کونین محمد عربی بن عبداللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
☆ امیرالمومنین سیدنا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
☆ نواسۂ رسول کونین سید الشہداء حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما
☆ شہزادۂ امام حسین حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

(۱) ثبت نعیمی ص ۲۶

☆ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
☆ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
☆ حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
☆ حضرت ابوالحسن علی ابن موسیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہما
☆ حضرت امام معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
☆ حضرت شیخ سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
☆ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
☆ حضرت ابوبکر شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
☆ عبدالعزیز والد عبدالواحد تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
☆ حضرت عبدالواحد تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
☆ حضرت ابوالفرح طرطوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
☆ حضرت شیخ حسن ہکاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
☆ حضرت شیخ ابوسعید مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
☆ غوث صمدانی عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
☆ حضرت شیخ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ حضرت شیخ محمد ہتاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ حضرت شیخ شمس الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ حضرت شیخ شرف الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ حضرت شیخ سید زین الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

☆ حضرت شیخ سید ولی الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ حضرت شیخ نورالدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ حضرت شیخ حسام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ حضرت شیخ سید محمد درویش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ حضرت سید نورالدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ حضرت شیخ عبدالوہاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ حضرت شیخ سید اسماعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ حضرت شیخ سید ابوبکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ حضرت شیخ سید یحییٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ حضرت سید علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ حضرت شیخ سید عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ حضرت شیخ سید مہمان خواجہ بن ایشان خواجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ حضرت شیخ مصطفیٰ آفندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ حضرت شیخ سید محمد کعبی خلوتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ حضرت شیخ الکل مولانا محمد گل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ صدرالافاضل سید محمد نعیم الدین محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ

شجرۂ بیعت بسند ثانی

☆ نبی کریم ﷺ
☆ حضرت علی
☆ شیخ حسن بصری
☆ حبیب عجمی
☆ شیخ داؤد طائی
☆ معروف کرخی سلسلہ بسلسلہ سند سابق کے مثل صدرالافاضل علیہ الرحمہ تک۔